(مجموعۂ نعت)
ہو نگاہِ کرم
بلال راز

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

ہو نگاہِ کرم

(مجموعۂ نعت)

بلال رازؔ

ایجوکیشنل پبلشنگ ہاؤس، دہلی

HO NIGAH-E-KARAM

By
Bilal Raaz

Year of Edition : 2022
ISBN : 978-93-95400-04-6
Price : ₹ 150/-

نام کتاب	:	ہو نگاہِ کرم
شاعر	:	بلال رازؔ
پتا	:	۱۷۰ کانکر ٹولہ پرانا شہر بریلی یو۔پی۔
سنِ اشاعت	:	۲۰۲۲
ہدیہ	:	۱۵۰ روپیے
تعداد	:	چارسو (۴۰۰)
کمپوزنگ	:	بلال رازؔ
مطبع	:	روشان پرنٹرس، دہلی۔٦

ملنے کے پتے
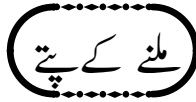
1- بلال رازؔ ۱۷۰ کانکر ٹولہ پرانا شہر بریلی

2- فرقان حسین خاں، رکشبندھیان کھنو محلہ بریلی

Published by

EDUCATIONAL PUBLISHING HOUSE

H.o. D1/16, Ansari Road, Darya Ganj, New Delhi-110002 (INDIA)
B.o. 3191,Vakil Street, Kucha Pandit, Lal Kuan, Delhi-6 (INDIA)
Ph: 45678203, 45678286, 41418204, 23216162
E-mail: info@ephbooks.com,ephindia@gmail.com
website: www.ephbooks.com

یہ کتاب اتر پردیش اردو اکادمی کے مالی تعاون سے شائع ہوئی ہے

اس کتاب کے مندرجات سے اتر پردیش اردو اکادمی کا متفق ہونا ضروری نہیں۔

شرفِ انتساب

آقائے نامدار، مدنی تاجدار، دونوں عالم کے مالک ومختار، سرورِ عالم، شاہِ بنی آدم، نبیِ معظم، رسولِ محترم، امام الانبیاء، محبوبِ کبریا، سیدُ المرسلین، شفیع المذنبین، رحمۃ اللعالمین، احمدِ مجتبیٰ

حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اور

سیدنا مرشدنا حضرت بابا مستان شاہ صاحب

رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

اور

جدِّ امجد حضرت عبدالرزاق خاں صاحب

رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

جن کے فیضانِ کرم نے مجھے نعت گوئی کا شرف عطا فرمایا

بلال رازؔ

نذر

والدِ محترم و معظم

عالی جناب محمد اسلم خاں صاحب

والدہ محترمہ شاہدہ بیگم

اور

استادِ محترم و مکرم

عالی جناب اسرار نسیمی صاحب بریلوی

جن کی تعلیم و تربیت نے مجھے خامہ فرسائی کا شعور فراہم کیا

بلال رازؔ

سوانحی کوائف

نام : محمد بلال خاں

ادبی شناخت : بلال رازؔ

ولدیت : محمد اسلم خاں

تاریخ پیدائش : ۵ اپریل ۱۹۹۴ء

پتا : ۱۷۰ کانکرٹولہ شہر کہنہ بریلی یوپی۔ بھارت

تعلیم : ایم۔کام۔، ایم۔اے۔(اردو)

آغازِ شاعری : ۲۰۱۰ء

شرفِ تلمذ : حضرت اسرار نسیمی صاحب بریلوی

رابطہ : ۱۷۰ کانکرٹولہ پرانا شہر بریلی یو۔پی۔ بھارت

+91 8954567427

bilalraaz0@gmail.com

فہرست

نمبر شمار	عنوان		صفحہ نمبر

مناقب

کچھ بلال رازؔ کے بارے میں

بلال رازؔ نئی نسل کے اُبھرتے ہوئے شاعر ہیں انہوں نے شاعروں کی بھیڑ میں بہت جلد اپنی شناخت بنائی ہے بلال سے میرے ملاقات کی تفصیل کچھ یوں ہے۔

غالباً ۱۲ جون ۲۰۱۱ء صبح ۱۰ بجے میرے غریب خانہ پر میرے ایک ملاقاتی فرقان حسین صاحب بہ ہمراہ ایک خوبرو نوجوان وارد ہوئے نوجوان کی عمر تقریباً ۱۶، ۱۷ سال رہی ہوگی مگر چہرے پہ ذہانت ہونٹوں پہ مسکراہٹ دیدہ زیب خدّ وخال متوسط آنکھیں اُن پر خوبصورت عینک سے محسوس ہو رہا تھا کہ برخوردار کسی مہذب اور شریف خاندان کے چشم و چراغ ہیں علیک سلیک کے بعد ۱۰ عدد غزلیں دیتے ہوئے فرقان صاحب گویا ہوئے یہ بلال راز ہیں انہوں نے کچھ غزلیں کہیں ہیں ان کو اصلاح کی ضرورت ہے میں نے کلام پر سرسری نظر ڈالی اور نوجوان کی تخلیقی صلاحیت کو مشکوک نظروں سے دیکھتے ہوئے امتحاناً ایک مصرع دے کر طبع آزمائی کرنے اور کچھ فنّی کتابیں خریدنے کا مشورہ دیا، دو دن بعد جب موصوف شعر کہہ کر لائے تو میں اُن کی خداداد ذہانت اور زود گوئی دیکھ کر حیران و ششدر رہ گیا امید کی دنیا میں اجالے بکھرنے لگے اور دل میں قدر و منزلت کا جذبہ فطری طور پر بیدار ہوا اور تلمذ حاصل کر کے کچھ سیکھنے کی بات میں دم نظر آیا ورنہ اب تو عالم یہ ہے کہ نئی نسل کے زیادہ تر شاعر کسی اُستاد کی شاگردی حاصل کرنے کو کسرِ شان سمجھتے ہیں اور ۱۰، ۱۵ غزلیں کہنے کے بعد وہ خود ہی اُستادی کا دعویٰ کرنے لگتے ہیں، میرا تجربہ ہے کہ کیسا ہی سازگار ماحول ہو وہ کسی ایسے شخص کو شاعر یا ادیب نہیں بنا سکتا جن کے اندر

صلاحیت موجود نہ ہو اس بات سے سبھی متفق ہیں کہ شاعر بنائے نہیں جاتے بلکہ پیدا ہوتے ہیں بلال رازؔ کا ابتدائی کلام دیکھ کر مجھے ان کے اندر شاعری کے جراثیم نظر آئے میں نے حوصلہ بڑھایا اور یہاں سے شعر و سخن پر مشورہ کا آغاز ہوا۔

بلال رازؔ نے ۵ اپریل ۱۹۹۴ء کو ایک مہذب گھرانے میں آنکھ کھولی ان کی پرورش ایک ایسے تہذیب یافتہ گھرانے میں ہوئی ہے جس میں شاعر و ادیب کوئی نہیں ہے مگر دینی تعلیم سے سبھی آراستہ ہیں ان کا پورا نام محمد بلال خاں ہے ادبی شناخت بلال رازؔ سے ہوتی ہے تعلیم کے اعتبار سے ایم۔کام۔، ایم اے (اردو) ہیں اور اب پی۔ایچ۔ڈی کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں بچپن سے ہی مطالعہ کا شوق رہا ہے شعر و ادب سے فطری لگاؤ زمانۂ طالب علمی سے دامن گیر ہے فکری پرواز بلند ہے ابھی ۲۸ سال کی عمر ہے مگر تجربات و مشاہدات بلند ہیں انسان کو محنت کا پھل ملتا ہے اسی قول پر عمل پیرا ہو کر اپنی محنت اور لگن کے مطابق علم کے سمندر میں غوطہ لگا کر اپنا دامنِ مراد بھرنے کی کوشش کر رہے ہیں ابھی نوجوان ہیں دماغ تیز کام کرتا ہے شاعری کے رموز و نکات کو بہت جلد سمجھ لیا ہے اپنے خیالات و محسوسات کو واضح طور پر لفظوں میں ڈھال کر شعر بنانے کی کوشش کرتے ہیں کم عمری سے ہی شاعری میں قوافی کی پہچان ردیف کی پکڑ اوزان و بحور کا التزام ہے ابھی اس میدان میں مبتدی ہیں مگر شاعری کی نبض پہچاننے کا شعور رکھتے ہیں کتب کے مطالعہ، شاعروں کی صحبت اور شوشل میڈیا پر موجود ادبی لٹریچر کے مطالعہ نے راز کو راز بنا دیا ہے مجھے خوشی ہے کہ کم عمری میں ہی بلال رازؔ نے اپنی محنت، لگن اور ریاضِ سخن کی بدولت اپنی پہچان بنالی ہے کچھ کرنے کے جنون نے انہیں معتبر شعراء کی فہرست میں لا کھڑا کر دیا ہے ان کی تخلیقات ہندی، اردو رسائل و اخبارات میں تواتر سے شائع ہوتی رہتی ہیں۔

بلال رازؔ میرے ایسے تلمیذ ہیں جن پر مجھے ناز ہے انھوں نے میری تین عدد تصانیف کو بڑی خوش اُسلوبی سے ترتیب دیا ہے یہ جان کر خوشی ہوئی کہ بلال رازؔ کا اولین نعتیہ مجموعہ از نام ''ہو نگاہِ کرم'' منظرِ عام پر آ رہا ہے اصنافِ شاعری میں صنفِ نعت مشکل ترین صنف ہے اس پل صراط سے وہی شاعر سلامت گزر سکتا ہے جو دینی معلومات سے بہرا ور ہو نعت کہنے کے

لئے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے گہری محبت وعقیدت ہونا ضروری ہے۔

ان کا نعتیہ کلام قارئین کے پیشِ نظر ہے ان کی شاعری کے تعلق سے میرا اس سے زیادہ کہنا خودستائی ہوگی میری دعا ہے کہ بلال رازؔ کا یہ مجموعہ بارگاہِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میں قبولیت کا شرف حاصل کرے اور ذریعۂ نجات بنے۔ آمین!

اسرارؔ نسیمی ایڈووکیٹ
۱۰۲-اے کنگھی ٹولہ، قلعہ
بریلی۔ یو۔ پی۔ ۲۴۳۰۰۳
۲۳ مئی ۲۰۲۲

بلال رازؔ بریلوی اور ان کی نعتیہ شاعری

ن ع ت عربی زبان کا مادہ ہے۔ اس کے لغوی معنی کسی شخص میں بہترین صفات کا پایا جانا ہے اور ان صفات کا بیان کرنا ہے۔ عربی زبان میں تعریف وتوصیف کے لئے حمد، مدح، ثنا وغیرہ الفاظ بھی استعمال کئے جاتے ہیں مگر علماء اور اہلِ ادب نے اصطلاحاً لفظ حمد کو اللہ کی تعریف کے لئے اور لفظ نعت کو سرور کون ومکاں، محبوب رب العالمین کی تعریف وتوصیف کے لئے مخصوص کرلیا ہے۔ دنیا کی دیگر زبانوں میں بھی سرور کونین کی تعریف وتوصیف کے لئے لفظ نعت کا ہی استعمال کیا جاتا ہے۔

رسول اکرم کی نعت مبارک نظم ونثر دونوں اقسام ادب میں لکھی جاتی رہی ہیں مگر عام طور پر نعت کا لفظ ان نظموں کے لئے استعمال ہوتا ہے جو قاسمِ نعمت کے لئے لکھی اور کہی گئیں ہوں۔ اس صنف سخن کی ابتدا عربی زبان میں عہد نبوت میں ہی ہوگئی تھی۔ عربی زبان کے بعد فارسی زبان میں بھی نعت گوئی کا رواج عام ہوا، دیگر زبانوں میں بھی نعت گوئی کی روایت ملتی ہے اردو شاعری غزل، مثنوی، قصیدہ، منقبت، مرثیہ وغیرہ اصنافِ سخن سے مالا مال ہے۔ حالی، شبلی، امیر مینائی، محسن کاکوروی وغیرہ شعرا نے کچھ نعتیں کہی ہیں لیکن دور متاخرین میں نعت گوئی میں امام احمد رضا بریلوی رحمۃ اللہ علیہ اور حافظ پیلی بھیتی کے علاوہ ایسا کوئی شاعر نہیں ملتا جس نے صرف نعتیہ اشعار سے اپنے دیوان مرتب کئے ہوں۔

جب ہم بریلی کی نعتیہ شاعری کی تاریخ پر نظر ڈالتے ہیں تو پتہ چلتا ہے کہ بریلی میں

نعت گو شاعر تھے لیکن نعتیہ مشاعروں کا فقدان تھا۔نعتیہ مشاعروں کا آغاز اعلی حضرت امام احمد رضاؔ کے برادر اصغر حضرت علامہ حسنؔ رضا خاں کے زمانہ میں ان کی کوششوں سے ہوا۔اس سے قبل بریلی کے شاعروں میں بطور ہدیہ تبریک حمد،نعت و منقبت خوانی ہوتی تھی۔علامہ حسن رضا خاں کے تلامذہ کی تعداد کثیر تھی چنانچہ نعتیہ مشاعروں کی ضرورت محسوس کی جانے لگی اوران کا انعقاد بھی کیا گیا۔۱۸۵۷ء کا دور مابعد جس کا تعلق مولانا حسن رضا خاں حسنؔ بریلوی سے ہے بریلی میں عظیم المرتبت نعت گویان پر مشتمل ہے۔نواب حیدر حسن خاں حیدرؔ،نواب عبدالرزاق خاں،شاہ سید حسین شاہ سیدؔ،مولوی لطف علی خاں لطفؔ،سید شاہ فضل غوث ساقیؔ،حضور احمد خاں آثمؔ،سید فدا علی وامقؔ،جمیل الرحمن خاں جمیلؔ وغیرہ وہ صاحب دیوان برگزیدہ شعرائے نعت ہیں جن پر جتنا بھی فخر کیا جائے کم ہے۔اب صورت حال یہ ہے کہ بریلی میں شعراء حضرات کی اچھی خاصی تعداد ہےاور تقریباً سبھی شعراءنعت و منقبت کہتے ہیں۔خانقاہوں،درگاہوں میں محرم الحرام کے ایام میں اور دیگر مذہبی مواقع پر نعتیہ اور منقبتی مشاعرے اور نشستیں منعقد کی جاتی ہیں اور شعراء حضرات اپنے بہترین کلام پیش کرتے ہیں اور داد و تحسین وصول کرتے ہیں۔ علامہ مولانا صغیر اخترؔ مصباحی،محترم اسرار نسیمیؔ،شکیلؔ اثر نورانی،عبدالروف نشترؔ،اسدؔ مینائی، ڈاکٹر محمد احمد خاں امنؔ،ڈاکٹر عدنان کاشفؔ وغیرہ ایسے شعرا ہیں جن کے دم قدم سے نعت و منقبت کی محفلیں آباد ہیں۔

جوان العمر شعراء میں راقم کے خواہر زادہ **محمد بلال خان، بلال رازؔ بریلوی** کو انفرادی و امتیازی حیثیت حاصل ہے۔وہ اس لئے کہ انہیں کمسنی میں ہی شاعری کا شوق پیدا ہو گیا تھا۔ شاعری کی ابتدا غزلوں سے کی بعد میں نعتیہ شاعری کا شوق پیدا ہوا اور نعتیں بھی کہنے لگے اور خوب کہتے ہیں۔کمسنی میں ہی اتنی کثیر تعداد میں نعتیں کہی ہیں جس کی مثال نایاب نہیں تو کمیاب ضرور ہے۔بلال رازؔ ۱۳، ۱۴ سال کے ہی تھے کہ شعر کہنا شروع کر دیا تھا،وقت کے ساتھ ساتھ شوق پروان چڑھتا گیا اور ۱۶ سال کی عمر میں باقاعدہ شاعری شروع کر دی یعنی مشاعروں میں بھی شرکت کرنے لگے۔بلال رازؔ کی ولادت ۱۵ اپریل ۱۹۹۴ء کو بریلی کے محلہ کانکرٹولہ پرانا شہر

کے پٹھان خاندان کے معزز علمی، دینی و مذہبی گھرانے میں ہوئی۔ والد محمد اسلم خاں صاحب نیک اور شریف النفس شخصیت ہیں۔ دادا حضرت شاہ عبد الرزاق علیہ الرحمہ عابد شب بیدار، تقوی شعار اور صاحب کشف و کرامت ولی کامل تھے۔ ترک و تجرید کی زندگی بسر کرتے تھے دنیا سے استغنی آپ کا شیوہ تھا۔ آپ کے عقیدت مندوں کی ایک کثیر تعداد تھی۔ شاہ دانا پر آپ کا مزار مرجع خلائق ہے۔ بلال رازؔ نے جس عمر میں شعر کہنا شروع کیا وہ حصول تعلیم کا دور تھا۔ پہلے ایم۔ کام۔ کیا پھر اردو میں ایم۔ اے۔ کیا تعلیم کے حصول کے ساتھ ہی فکر معاش اور تلاش روزگار میں بھی سرگرداں رہے اور شعری سفر بھی جاری رکھا۔ یہ تینوں کام ایک ساتھ انجام دینا بہت مشکل کام تھا لیکن رازؔ کے عزم مصمم نے اس مشکل کو آسان کر دکھایا۔ رازؔ کو شعر گوئی کا شوق کیسے پیدا ہوا یہ بھی ایک راز ہی ہے جبکہ انکی ددھیال اور ننھیال میں کوئی شاعر نہیں ہوا۔ اس سلسلے میں یہی کہا جا سکتا ہے کہ یہ ودیعت خداوندی ہے جو ہر شخص کو نصیب نہیں ہوتی۔ دراصل بلال رازؔ کو شاعری سے فطری لگاؤ ہے اور طبیعت بھی موزوں ہے اشعار نظم کرنے کی صلاحیت بچپن ہی سے حاصل ہے۔ مولوی الطاف حسین حالیؔ مقدمہ شعر و شاعری میں لکھتے ہیں شاعر بننے کے لئے صرف موزوں طبع ہونا ضروری ہے اس بات میں کوئی شک نہیں کہ بلال رازؔ میں شاعر بننے کی ساری صلاحیتیں اور خوبیاں پائی جاتی ہیں۔ اس پر مستزاد یہ کہ حضرت اسرارؔ نسیمی جیسا لائق فائق، کہنہ مشق شاعر مخلص و شفیق استاد ملا جنھوں نے رازؔ کے فن شعری کو جلا بخشی اور بام عروج تک پہنچایا۔ ماشاءاللہ کلام اچھا ہے۔ آواز بھی خوبصورت پائی ہے اس لئے بہت جلد شہرت کی بلندیوں کو چھولیا مشاعروں میں خوب داد و تحسین وصول کرتے ہیں۔ ریڈیو اور دوردرشن پر بھی شعر پڑھنے کے لئے بلائے جاتے ہیں اور ملک کے مختلف اخبار و رسائل میں بھی کلام شائع ہوتا رہتا ہے۔

بلال رازؔ قابلِ مبارکباد اور لائق تحسین ہیں جنھوں نے کم عمری میں ہی کثیر تعداد میں نعتیں کہی ہیں ورنہ عموماً شعرا حضرات چار چھ نعتیں کہہ لیتے ہیں اور وہی مشاعروں میں سناتے رہتے ہیں دراصل نعت گوئی کے لئے سرورِ کون مکاں سے عشق و محبت شرط اول ہے۔ رازؔ کی نعت گوئی آداب عشق و محبت کی آئینہ دار ہے ان کی محبت نہ صرف ہر چیز سے بلند و بالا ہے بلکہ والہانہ

عشق ومحبت اور جاں نثاری سے پُر ہے۔ بلال رازؔ کو جذبہ عشق رسول اپنے جدامجد علیہ الرحمہ سے وراثت میں ملا ہے جو عاشقِ صادق تھے اور جن کا سینہ عشق رسول کا مدینہ تھا، یہی وجہ ہے کہ رازؔ کا کلام عشق ومستی اور درد وسوز سے مالا مال ہے۔ سلاست، سادگی، بے ساختگی، اور روانی رازؔ کے کلام کی خصوصیات ہیں۔ رازؔ کے کلام میں عشقِ پاکباز، جذبہ خودسپردگی، وارفتگی وشیفتگی اور خلوص بدرجہ اتم پایا جاتا ہے۔ رازؔ اگر ایک طرف عظمت رسالت، اظہارِ معصیت، التجائے مغفرت اور احساس ندامت جیسے حقائق کو سامنے رکھتے ہوئے اپنی شاعری کا حق ادا کرتے ہیں تو دوسری طرف فصاحت، بلاغت اور لطیف طرز اسلوب پر بھی توجہ دیتے ہیں، یہ آسان کام نہیں ہے مگر کچھ کرگزرجانے کے ایمانی حوصلے نے رازؔ کو ہر اعتبار سے سرخرو کیا۔

رازؔ کا خیال ہے کہ نعت مبارک کا یہ توشہ ان کے لئے زادِ آخرت، سرمایہ نجات بن جائے گا اسی لئے وہ کہتے ہیں ؎

اللہ مدینے میں یوں مجھ کو قضا دینا
مٹی مری طیبہ کی مٹی میں ملا دینا
کچھ شعر عقیدت میں یہ رازؔ نے لکھے ہیں
اللہ جزا اس کی تو روزِ جزا دینا

آقائے کائنات کی محبت ہی جان ایمان ہے اگر یہ نہیں تو انسان ایمان سے خالی ہے یعنی مسلمان ہی نہیں ہے۔ اس نظریہ کو رازؔ نے اس طرح نظم کیا ہے ؎

نہیں جس دل میں آقا کی محبت
اُسے ایمان سے کیا واسطہ ہے
لاکھ پڑھ لیجے نمازیں لاکھ حج کر لیجئے
الفتِ آقا نہیں دل میں تو سب بیکار ہے

کلام میں تڑپ یعنی خیال کے ساتھ جذبات کا شامل ہونا ضروری ہے اگر کلام میں تڑپ یعنی جذبات کی آمیزش نہیں تو وہ شاعرانہ خیال نہ ہوگا بلکہ حکیمانہ یا واعظانہ خیال ہوگا۔ رازؔ

کے کلام میں یہ تڑپ موجود ہے۔ملاحظہ ہو ؎

مرے مولا مرے دل کو تو ایسا آئینہ کر دے
نظر آئے رخِ سرکار دل کے آبگینے میں
الٰہی زندگی دی ہے تو دکھلادے مدینہ بھی
بھلا کیا فائدہ ہے دور رہ کر ایسے جینے میں
رضائے مصطفیٰ میں پہلے تو خود کو فنا کر لے
خدا پھر تجھ سے پوچھے گا بتا تیری رضا کیا ہے

غزل ایک آزاد صنف سخن ہے اس میں کسی قسم کی کوئی پابندی نہیں ہوتی۔شاعر اپنے خیالات وجذبات اور احساسات کا اظہار بلا تکلف کھل کر کرسکتا ہے لیکن نعت ایک ایسی صنف سخن ہے جس میں زبردست پابندیاں ہیں یہ بہت ہی دشوار فن ہے قدم قدم پر خطرے ہیں اس میں جوش کی نہیں ہوش کی ضرورت ہوتی ہے۔رازؔ نے اس راز کو محسوس کیا اس لئے وہ کہتے ہیں ؎

احتیاطوں کا تقاضہ اس میں ہر اک گام ہے
نعت کے اشعار کہنا سب سے مشکل کام ہے
یہ تو ان کا فیض ہے جو رازؔ کہہ لیتا ہے کچھ
ورنہ نعت مصطفیٰ کہنا بڑا دشوار ہے

نعت گوئی کریں اپنے بس کا نہ تھا ہم کہاں اور کہاں مدحت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
رازؔ ہم پر نبی کا کرم ہو گیا ہم بھی نعت نبی گنگنانے لگے

نعتیہ شاعری کا ایک اہم وصف کلام میں عقیدت ومحبت کے ساتھ ساتھ جدت وندرت کا ہونا ہے۔اگر یہ نہیں تو کلام میں زور واثر پیدا نہیں ہوتا۔رازؔ کے کلام میں یہ خوبی پائی جاتی ہے۔چند اشعار ملاحظہ ہوں ؎

انہیں کا تذکرہ ہے ابتدا سے
انہیں کا تذکرہ ہے انتہا تک

آقا کا تصرف اب خود سوچیے کیا ہو گا
جب ولیوں سے ثابت ہے مردوں کو جِلا دینا
بڑی عظمت ہے کعبے کی ہمیں تسلیم ہے لیکن
نبی کا آستانہ پھر نبی کا آستانہ ہے

رازؔ کی نعتوں میں تصنع اور آورد نہیں ہے بلکہ اشعار دل کی گہرائیوں سے اُبھرے ہیں اور صفحہ قرطاس پر موتی کی لڑی کی طرح چمک رہے ہیں۔ ان میں حقیقی جذبات جلوہ گر ہیں۔ درج ذیل اشعار ملاحظہ ہوں ؎

رکھ لیتا ہے ہمارا بھرم آپ کا کرم
ورنہ ہمارا کون یہاں غمگسار ہے
چوم لیتے ہیں عقیدت سے خود اک دوجے کو لب
کس قدر میٹھا محمد مصطفےٰ ﷺ کا نام ہے
سمجھ میں ہی نہیں آیا کسی کو رازؔ یہ اب تک
کہ جنت میں مدینہ ہے یا جنت ہے مدینے میں

سرکارِ کائنات ﷺ کی حدیث مبارک ہے "**اول ما خلق اللہ نوری**" اللہ نے سب سے پہلے میرا نور پیدا فرمایا اس حدیث مقدس کی ترجمانی رازؔ نے بہت خوبصورتی سے اس طرح کی ہے ؎

نہ تھا کہیں پہ بھی کچھ ان کے نور سے پہلے
نبی تھے دونوں جہاں کے ظہور سے پہلے
تھے کائنات سے پہلے مرے حضور مگر
یہ کائنات نہیں تھی حضور سے پہلے

رازؔ کی شاعری قرآن وحدیث اور تہذیبی عوامل کی ترجمانی سے منور ہے اور پورا کلام عشق ومحبت رسول کے مہکتے اشعار سے معطر ہے۔ رازؔ کا بے لوث عشق رسول عظمتِ حبیب کردگار

کو کس والہانہ انداز میں بیان کرتا ہے ملاحظہ فرمائیں ۔

وہ نعمت ہی نہیں ہے بادشاہوں کے خزینے میں
جو نعمت بھیک میں ملتی ہے منگتوں کو مدینے میں
اسے دنیا کا کوئی غم ہراساں کر نہیں سکتا
غمِ سرکارِ بطحا بس گیا ہے جس کے سینے میں
نبی کے شہر میں اس کو ٹھکانہ کاش مل جائے
الٰہی رازؔ مر کر دفن ہو جائے مدینے میں
عرش پر فرش پر لا مکاں میں، ذکر جاری ہے دونوں جہاں میں
ایسی کوئی جگہ ہی نہیں ہے جس جگہ ان کا چرچہ نہیں ہے

ایک سچے سنی مسلمان کی سب سے بڑی اساس حبِ نبی ہے جس کا دل محبت رسول سے خالی ہے وہ مسلمان کہلانے کا ہی حقدار نہیں ہے۔ اس کا روزہ، نماز، حج سب بیکار ہے۔ تمام فضیلتوں اور سعادتوں کی بنیاد عشق رسول ہی ہے۔ رازؔ اس حقیقت کو یوں بیان کرتے ہیں ۔

دل میں گر حُبِ شہہِ بطحا نہیں
پھر ترا سجدہ کوئی سجدہ نہیں
جو نبی کے ہاتھ سے مس ہو گیا
جسم کیا کپڑا بھی وہ جلتا نہیں
عاشقوں کا آپ کے گستاخ سے
کوئی رشتہ کوئی سمجھوتا نہیں

ایک کامیاب شاعر اپنی شاعری میں صنعتوں کا استعمال بہت خوبی اور مہارت فن کے ساتھ کرتا ہے۔ رازؔ نے دو صنعتوں کا یعنی صنعتِ تلمیح اور صنعتِ تضاد کا استعمال بہت خوبصورتی کے ساتھ کیا ہے۔

○ صنعتِ تلمیح:

جب شاعر اپنے کلام میں کسی آیت، حدیث مبارکہ، کسی مشہور تاریخی واقعہ یا کسی کہاوت کی طرف اشارہ کرتا ہے تو اسے صنعتِ تلمیح کہتے ہیں۔ رازؔ نے اپنی شاعری میں کثرت سے اس صنعت کا استعمال کیا ہے، چند شعر ملاحظہ ہوں۔

پلٹ کے آگیا سورج قمر ہوا ٹکڑے
اشارے تم یہ مرے مصطفیٰ کے دیکھو تو

مسکرائے نبی تو ضیا ہوگئی
آپ کی یہ ادا معجزہ ہوگئی

ثبوت دینا تھا دنیا کو تیری قدرت کا
کہ ڈوبا شمس پھرانا تو اک بہانہ تھا

وہ چاہتا تو نہ سورج کو ڈوبنے دیتا
مگر خدا کو تصرف ترا دکھانا تھا

مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم شہر علم و حکمت ہیں
اور علی اُن کا باب کیا کہنے

○ صنعتِ تضاد:

ایک ہی شعر میں دو لفظ ایک ہی طرح کے ہوں مگر معنی الگ الگ ہوں۔ اسے صنعتِ تضاد کہتے ہیں۔ رازؔ نے اس صنعت کا استعمال بھی بہت خوبصورتی کے ساتھ کیا ہے، ایک شعر ملاحظہ ہو۔

جب ان پر مرنے والا بعد مرنے کے بھی زندہ ہے
بتاؤ پھر بھلا کیوں کر نہ ہوں میرے نبی زندہ

مصرع اولی میں لفظ مرنے دو بار آیا ہے ایک بار فدا ہو جانے کے معنی میں دوسری بار موت کے لئے، یہاں شعر میں صنعتِ تضاد ہے۔

بلال رازؔ نے نبی کریم کے اخلاق و عادات، علمِ غیب، رفعت، سربلندی، تصرفات و اختیارات، آپ کی دستگیری و شفاعت، آپ سے عقیدت و محبت و غلامی وغیرہ تمام تشکیلی عناصر جو نعت مبارک کے لئے لازمی ہیں بڑی خوش اسلوبی اور مہارت تامّہ کے ساتھ استعمال کئے ہیں۔ اس کے ساتھ ہی آرزو و تمنا، مناجات، حب نبی، سرکار دو عالم کا وسیلہ، فریاد، اپنی عاجزی و انکساری، عقیدہ و عقیدت وغیرہ کا ذکر کر کے سرکار سے اپنی وارفتگی و شیفتگی اور والہانہ لگاؤ کا ثبوت قدم قدم پر پیش کیا ہے۔

اللہ تبارک تعالیٰ ان کی اس عظیم کاوش ''ہونگاہِ کرم'' کو قبول فرما کر اسے ان کے لئے زادِ آخرت بنائے اور رازؔ کی بارگاہِ رسالت مآب ﷺ میں عقیدت کیشوں کے ثمرات و خیر و برکات سے ہم سب کو بھی حصہ عطا فرمائے اور بلال رازؔ کی نعتوں کی برکتوں سے قلب و نگاہ مجلّٰی و مصفّٰی کر دے۔ آمین !

ڈاکٹر محمد حسن قادری ایم۔اے
(اُردو، پولیٹیکل سائنس، سوشیالوجی)
ساہتیہ رتن۔ پی۔ایچ۔ڈی
ذخیرہ، بریلی

□□

رازؔ کی باتیں

شہر بریلی میرا اور میرے آبا و اجداد کا وطن ہے۔ میرے جدِّ اعلیٰ حضرت مولوی کریم اللہ خاں صاحب علیہ الرحمہ اس شہر کے محلہ کانکر ٹولہ میں ۱۸۶۵ء کے قریب رہائش پذیر ہوئے آپ عالمِ باعمل، باشرع، متقی و پرہیز گار تقویٰ و طہارت کی چلتی پھرتی تصویر تھے۔ موصوف بچوں کو قرآن پاک کی تعلیم دیتے تھے مشہور تھا کہ آپ کے پاس جنات کے بچے بھی قرآن پڑھنے آتے تھے۔ پردادا حضرت منشی بخش اللہ خاں صاحب بھی اپنے والد کی طرح شریف النفس، عبادت گزار، باشرع، متقی پرہیز گار شخصیت کے مالک تھے آپ زمینداروں کے منشی و مختار عام تھے گیارہ ماہ ملازمت کرتے اور رمضان میں چھٹی لے کر پورا ماہ عبادت و ریاضت میں گزارتے۔ جدِّ امجد حضرت عبدالرزاق خاں علیہ الرحمہ اہلِ دل اور صاحبِ نسبت بزرگ تھے تقویٰ و طہارت، عبادت و ریاضت، خوف و خشیت، عشقِ رسالت جیسی بے بہا نعمتیں آپ کو اپنے آبا سے وراثت میں ملی تھیں۔ آپ اپنے وقت کے ولی کامل حضرت بابا مستان شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے دامنِ فیض سے منسلک تھے انہیں کی رہبری میں منازلِ سلوک طے کیں پوری زندگی عبادت و ریاضت میں بسر کی خشیتِ الٰہی کا وہ غلبہ تھا کہ آنکھیں ہر وقت اشکبار رہتیں، پوری ایمانداری سے ریلوے کی نوکری کی اور باعزت سبکدوش ہوئے۔ ساری زندگی اپنا حال لوگوں سے پوشیدہ رکھا اور عام انسان کی طرح زندگی گزاری نہ پیری مریدی کا سلسلہ قائم کیا اور نہ جبہ و دستار زیب تن کر دست و پابوسی کرائی، پیر و مرشد کی ہدایت کے مطابق فقیرانہ اور گوشہ نشینی کی زندگی گزاری۔ ۱۹۷۳ء میں واصلِ بحق ہوئے اور مرشد کی درگاہ کے صحن میں مدفون ہوئے۔

اسی دیندار گھرانے میں پانچ اپریل ۱۹۹۴ء کو میری پیدائش ہوئی ابتدائی تعلیم محلہ کے اسکول اور ثانوی تعلیم ایف۔ آر۔ اسلامیہ انٹر کالج بریلی میں حاصل کی اس کے بعد روہیلکھنڈ یونیورسٹی سے ایم۔کام اور ایم۔اے (اردو) کے امتحانات پاس کیے میں نے آنکھ کھولی تو گھر میں دینی و ادبی ماحول پایا گھر میں کوئی شاعر تو نہیں پر شاعری کے قدردان موجود ہیں والدِ محترم شاعرِ مشرق ڈاکٹر علامہ اقبالؔ سے بہت متاثر ہیں اسلئے اکثر و بیشتر علامہ اقبالؔ کا ذکر گھر میں ہوتا رہتا ہے میرے تایا جناب نثار احمد صاحب مرحوم کا دینی اور ادبی مطالعہ بے حد وسیع تھا آپ کے پاس سیکڑوں کی تعداد میں دینی و ادبی و تاریخی کتب و رسائل کا ذخیرہ تھا آپ فارسی شعر و ادب پر گہری نظر رکھتے تھے، انکے انتقال کے بعد انکی بہت سی کتابیں دیمک کی نذر ہو گئیں جو بچ گئیں وہ والد صاحب کے وسیلے سے مجھ تک پہنچیں ان کتابوں میں مشہورِ زمانہ کتب فتاویٰ عالمگیری، تاریخ ابنِ خلدون، مقدمہ شعر و شاعری، دریائے لطافت، دیوانِ غالبؔ، شرح دیوانِ غالبؔ، ضربِ کلیم، مثنوی گلزارِ نسیمؔ، یادگارِ غالبؔ وغیرہ قابلِ ذکر ہیں۔ مجھے ابتدا سے ہی کتب بینی کا شوق رہا ہے اس لئے میری مصروفیت کا سامان یہی کتابیں ہوا کرتی تھیں۔ میں جب بھی فراغت پاتا انہیں کتابوں کو کھول کر بیٹھ جاتا سب سے زیادہ لطف دیوانِ غالبؔ اور ضربِ کلیم پڑھنے میں آتا یہیں سے میرے طبیعت شاعری کی جانب مائل ہوئی۔

میرے جدِّ امجد کے عقیدت مندوں میں ایک تعداد شعراء و ادب نواز شخصیات کی بھی تھی، سید ظاہر حسن جو اس بارگاہ کے حاضر باشوں میں سے تھے وہ شاعری سے غیر معمولی دلچسپی رکھتے تھے ان کا شوق تھا کہ جب بھی کوئی صوفیانہ کلام سنتے تھے اُسے ڈائری میں نوٹ کر لیتے تھے، اس طرح ان کے پاس دو ڈائریاں تھیں جن میں شیخ عبدالقادر جیلانی، خواجہ عثمان ہارونی، خواجہ معین الدین چشتی، شیخ سعدی، مولانا جامی، شمس تبریز، مولانا رومی، امیر خسرو اور شاہ نیاز احمد بریلوی جیسے اکابر صوفیاء اور بیدم وارثی، علامہ اقبال، جگر مرادابادی، اصغر گونڈوی، شکیل بدایونی جیسے معروف اور بہت سے غیر معروف شعراء کا کلام درج تھا شاعری کا یہ انمول خزانہ آنے والے شائقینِ شعر و ادب کے مطالعہ میں رہتا حضرت جدِّ امجد بھی کبھی کبھی اس کا مطالعہ

فرماتے آپ کے وصال کے بعد والد صاحب کی وساطت سے یہ کتابیں میرے مطالعہ میں آئیں، ان تصوف و معرفت میں ڈوبے ہوئے کلاموں کو پڑھ کر مجھے بڑا سکون ملتا تھا اور میں گھنٹوں ان میں ہی منہمک رہتا دھیرے دھیرے شاعری کا یہ شوق پروان چڑھا اور ایک دن میں خود قرطاس وقلم سنبھال کر شعر لکھنے بیٹھ گیا، ایک دن میں دو دو، تین تین غزلیں لکھیں ایک مکمل ڈائری کلام سے بھر گئی لیکن گھر میں نہ کسی کو اس بارے میں کبھی بتایا نہ اپنا لکھا ہوا کچھ سنایا اور نہ ہی اہلِ خانہ کو یہ گمان کہ میں کچھ لکھ سکتا ہوں اس راز کی ہمراز صرف میری بڑی ہمشیرہ تھیں جو میرے لکھے ہوئے کو پڑھ کر میری حوصلہ افزائی کرتیں الغرض لکھا اور خوب لکھا چونکہ میں شاعری کے فن سے ناواقف تھا بحر و اوزان کا کوئی علم نہ تھا اسلئے یہ ساری کاوش بے کار ثابت ہوئی مجھے نہ شہر میں ہونے والے مشاعروں کا علم تھا اور نہ میں کسی شاعر سے واقف کہ اس سے اپنے کلام پر اصلاح لیتا اس لئے کچھ سال یوں ہی بے سر و پا لکھتا رہا۔

۲۰۱۰ء میں میری بڑی ہمشیرہ کی شادی ہوئی میرے بہنوئی جناب فرقان حسین صاحب کو جب میرے اس شوق کا علم ہوا تو انہوں نے اپنے جاننے والے شہر بریلی کے مشہور و معروف شاعر جناب اسرارؔ نسیمی صاحب سے میری ملاقات کرائی، حضرت اسرارؔ نسیمی صاحب ایک کہنہ مشق شاعر ہونے کے ساتھ ساتھ ایک بہترین ناظم بھی ہیں آپ نے اپنے جداگانہ شعری اسلوب اور کامیاب نظامتوں کی بدولت شہر و بیرونِ شہر میں اپنا منفرد مقام بنایا ہے آپ نے شاعری کے دہلوی دبستان سے بھی کسبِ فیض کیا ہے اور لکھنوی دبستان سے بھی۔ ایک طرف آپ کا سلسلۂ تلمذ شاعرِ فطرت حضرت نسیمؔ شاہجہانپوری کی وساطت سے دلؔ شاہجہانپوری، امیرؔ مینائی، اسیرؔ لکھنوی سے ہوتا ہوا مصحفیؔ تک پہنچتا ہے تو دوسری طرف استاد الشعراء حضرت مختار نسیمؔ رامپوری کے توسل سے سحابِ سُخن حضرت ابرؔ احسنی گنوری، احسنؔ مارہروی سے ہوتا ہوا فصیحُ الملک ،بلبلِ ہندوستان حضرت داغؔ دہلوی اور خاقانی ہند شیخ محمد ابراہیم ذوقؔ تک پہنچتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آپ کی شاعری میں دونوں دبستانوں کا خوبصورت اور دلکش امتزاج نظر آتا ہے۔ موصوف نے میرے شوق کو دیکھتے ہوئے مجھے اپنی شاگردی میں قبول فرمایا اور یہاں سے باقاعدہ میری

شاعری کا آغاز ہوا۔ استادِ محترم کی ہی نظامت میں ۸ محرم الحرام کو میں نے پہلی بار طرحی منقبتی مشاعرہ خانقاہِ اشرفیہ وامقیہ نشاطیہ بریلی میں پڑھا اور یہاں سے بریلی کے شعراء وسامعین نے مجھے ایک شاعر کی حیثیت سے جانا پہچانا۔ اس کے بعد شہر و بیرونِ شہر کے مختلف مشاعروں میں میری شرکت ہونے لگی شہر کے زیادہ تر سبھی شاعر مجھ سے سینئر ہیں اس لئے سبھی نے میری حوصلہ افزائی فرمائی۔

بریلی چونکہ اولیاء وصوفیاء وعلماء کی سرزمین ہے اس لئے یہاں ہونے والے اعراس کی بدولت یہاں نعتیہ شاعری اور مشاعروں کی فضا قائم ہے ہر ایک دو مہینے بعد کسی نہ کسی درگاہ و خانقاہ سے نعت کا مصرعِ طرح آجاتا ہے اور شہر کے شاعر اس پر طبع آزمائی میں مصروف ہوجاتے ہیں الحمد للہ مجھے ان نورانی محفلوں میں شمولیت کا شرف حاصل ہوتا رہتا ہے اللہ نے مجھے نعت گوئی کے ہنر سے نوازا اس نعمت پر میں اُس کا جتنا بھی شکر ادا کروں کم ہے۔ میرے ماموں ڈاکٹر محمد حسن قادری صاحب میری نعتیہ شاعری پر تبصرہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں ’’رازؔ کو شعر گوئی کا شوق کیسے پیدا ہوا یہ بھی اک راز ہے جب کہ ان کی ددھیال اور ننھیال میں کوئی شاعر نہیں ہوا‘‘ اس میں کوئی شک کہ مجھے اس سے قبل نہ تو کسی شاعر کی صحبت میسر ہوئی تھی اور نہ ہی کسی مشاعرے میں شرکت کا موقع ملا تھا میرا وجدان کہتا ہے کہ یہ میرے جدِّ امجد کے دستِ کرامت کے لمس کی برکت ہے جو انکی کتابوں کے وسیلے سے مجھ تک پہنچی اور اس نے میرے ذہن کو سرکارِ دو عالم ﷺ کی مدحت سرائی کی جانب مائل کردیا۔

الحمد للہ علیٰ ذالک۔

میں احسان مند ہوں اپنے استادِ محترم جناب اسرارؔ نسیمی صاحب کا جنہوں نے اپنی مصروفیت کے باوجود مجھے اپنی شاگردی میں قبول فرما کر مجھے شاعری کے اصول وضوابط سے روشناس کیا اور آپ ہی کے حکم کی تعمیل میں یہ مجموعۂ نعت منظرِ عام پر آسکا۔

میں ممنونِ کرم ہوں حضرت علامہ مولانا صغیر اخترؔ مصباحی صاحب، جناب عقیلؔ نعمانی صاحب، جناب نازؔ پرتاپگڑھی صاحب، ڈاکٹر شبابؔ کاسگنجوی، جناب اسدؔ مینائی، جناب نواب

اخترحسین اخترؔ، جناب رئیسؔ بدھولیاوی، جناب مختارؔتلہری، جناب خالدؔندیم بدایونی، سید پرویز جوہرؔ، سید مسرت علی مسرتؔ ایڈوکیٹ، ڈاکٹر امنؔ بریلوی، ڈاکٹر عدنان کاشفؔ، باقرؔ زیدی، عارفؔ عثمانی، ایم اشتیاق خاں اشتیاقؔ، جناب نظرؔ بریلوی، خالدؔ وارثی، طاہرؔ ثقلینی، شادؔ شمسی اور عامرؔ ربانی صاحبان کا جنھوں نے مشاعروں اور نشستوں میں میرا کلام سماعت فرما کر اُس کی پذیرائی کی اور داد و تحسین سے نواز کر مجھے مزید حوصلہ فراہم کیا۔

میں تہہِ دل سے شکر گزار ہوں حضرت مفتی سلیم نوری بریلوی، ماموں صاحب ڈاکٹر محمد حسن قادری صاحب کا جنھوں نے میری شاعری پر اپنی گراں قدر آراں سے نوازا اور اپنے رشحاتِ قلم سے کتاب کے حسن کو دوبالا کر دیا۔

میں بے حد احسان مند ہوں اپنے والدین کا جنھوں نے مجھے بہتر سے بہتر تعلیم و تربیت دی اور قدم قدم پر دعاؤں سے نواز کر میرے حوصلے کو استقامت بخشی، اور آخر میں شکریہ ادا کرتا چلوں اپنے بہنوئی جناب فرقان حسین صاحب کا جنھوں نے شاعری اور اس کے علاوہ ہر میدان میں میری مدد اور حوصلہ افزائی کی اور اب بھی کر رہے ہیں ان کے خلوص و محبت کا میں دل سے قدر دان ہوں، اللہ تعالیٰ دونوں جہان میں اُنہیں کامیابی عطا فرمائے۔ آمین !

پیشِ نظر مجموعہ حمد، نعت، مناقب، رباعیات، قطعات اور تضمینات پر مشتمل ہے چونکہ یہ میری اوّلین شعری کاوش ہے، اس لئے ہوسکتا ہے کہ اس میں کچھ فنی خامیاں رہ گئی ہوں انہیں میری ابتدائی شاعری سمجھ کر نظر انداز کر دیا جائے اور اس نعتیہ مجموعے کو شاعری کے میزان کے برعکس عقیدت کے میزان پر تولا جائے تو عین نوازش ہوگی اور میری حوصلہ افزائی بھی۔

اللہ تبارک و تعالیٰ سے دعا ہے کہ میری اس عقیدت مندانہ کاوش کو اپنی بارگاہ میں قبول فرما کر اسے میرے لئے زادِ آخرت اور ذریعۂ نجات بنائے۔ آمین !

سراپا نیاز

بلال رازؔ

بریلی یو۔ پی۔

حمدِ باری تعالیٰ

ترے نام سے

مری ابتدا ترے نام سے مری انتہا ترے نام سے
کہ ہے انتساب مرے خدا مری زیست کا ترے نام سے

بڑھی جب کبھی مری بے کلی تو سکوں ملا ترے نام سے
بڑھا چین پاتا ہے یا خدا دلِ غمزدہ ترے نام سے

تری ذات سب سے قدیم ہے تری شان سب سے عظیم ہے
کوئی نام دونوں جہان میں نہیں ہے بڑا ترے نام سے

بڑی برکتیں ترے نام میں بڑی رحمتیں ہیں کلام میں
اُسے کیا دواؤں کی ہو طلب جسے ہو شفا ترے نام سے

ترے نور نے کی وہ روشنی چھٹی کفر و شرک کی تیرگی
جو بھٹک رہے تھے اُنہیں ملا بھلا راستہ ترے نام سے

پھروں کس لئے بھلا در بدر میں جھکاؤں کیوں کہیں اپنا سر
مرا رابطہ تری ذات سے مجھے واسطہ ترے نام سے

کبھی مشکل آئی اگر کوئی تو مدد تجھی سے طلب ہے کی
ٹلی اور ہمیشہ کو ٹل گئی مری ہر بلا ترے نام سے

بڑا محترم ہے ترا نبی ﷺ ہو درود اُس پہ سلام بھی
کہ اِسی نبی ﷺ کے طفیل ہم ہوئے آشنا ترے نام سے

❑❑

حمدِ باری تعالیٰ

ہر چھپی چیز دیکھتا تو ہے
دل کے بھیدوں سے آشنا تو ہے

لائقِ حمد اور ثنا تو ہے
جو کہوں اُس سے بھی سوا تو ہے

تو ہی اوّل ہے اور تو ہی آخر
ابتدا تو ہے انتہا تو ہے

تیرا انکار جو بھی کرتے ہیں
یا رب اُن کو بھی پالتا تو ہے

جس کا کوئی نہیں زمانے میں
یا خدا اُس کا آسرا تو ہے

سخت مجرم یہ رازؔ ہے لیکن
بخشنے والا یاخدا تو ہے

عقیدت میں

اللہ مدینے میں یوں مجھ کو قضا دینا
مٹی مری طیبہ کی مٹی میں ملا دینا

روداد مرے غم کی سب اُن کو سُنا دینا
آقا کو خبر میری اے بادِ صبا دینا

منگتوں کو عطا کرکے سلطان بنا دینا
سرکار کی عادت ہے حاجت سے سوا دینا

اللہ نے پیڑوں کو یہ حکم سنایا ہے
جب میرا نبی ﷺ گزرے سر اپنا جھکا دینا

آقا کا تصرّف اب خود سوچئے کیا ہوگا
جب ولیوں سے ثابت ہے مرُدوں کو جلا دینا

جب پوچھے کوئی جنت دنیا میں کہاں پر ہے
تو پوچھنے والے کو طیبہ کا پتا دینا

وہ اپنے عدو کا بھی نقصان نہیں کرتے
سرکار کا شیوہ ہے دشمن کو دعا دینا

کچھ شعر عقیدت میں یہ رازؔ نے لکھّے ہیں
اللہ جزا اِس کی تو روزِ جزا دینا

❐❐

سب سے الگ

سرورِ کون و مکاں کا مرتبہ سب سے الگ
سب رسولوں میں رسولِ مجتبیٰ سب سے الگ

سب نبی رحمت ہیں تو وہ رحمۃُ اللعالمیں
سارے نبیوں میں جنابِ مصطفیٰ سب سے الگ

بیٹھنا، اُٹھنا، ٹہلنا، مسکرانا، بولنا
میرے آقا آپ کی ہے ہر ادا سب سے الگ

آپ کو یٰسیں پکارا تو کہیں طٰہٰ کہا
رب نے کی قرآں میں آقا کی ثنا سب سے الگ

روشنی ہی روشنی ہے تازگی ہی تازگی
شہرِ طیبہ ہے تری آب و ہوا سب سے الگ

کہہ رہے ہیں تیرے دشمن بھی تجھے صادق امیں
خُلق ہے آقا ترا سب سے جدا سب سے الگ

یہ نمازِ مسجدِ اقصیٰ نے ثابت کر دیا
انبیاء میں ہیں امام الانبیاء سب سے الگ

رازؔ ہم ہیں سرورِ کونین کے در کے گدا
فضلِ مولا سے ہمیں یہ در ملا سب سے الگ

❑❑

دارُ الشّفا

تصوّر میں رخِ خیر الوریٰ ہے
مری خلوت میں جلوت کا مزا ہے

یہ دربارِ شہہِ ہر دوسرا ہے
جو چاہے مانگ لے کیا سوچتا ہے

وہ دُنیا کے ہر اک غم سے رِہا ہے
غمِ سرکار میں جو مبتلا ہے

رسولِ پاک کے تلوؤں کا دھوون
مریضوں کے لئے اچھی دوا ہے

نہیں جس دل میں آقا کی محبت
اُسے ایمان سے کیا واسطہ ہے؟

مریضو! تم چلے جاؤ مدینے
مدینہ طیّبہ دارُالشفا ہے

یاشافعِ اُمم

حاضر گدا ہیں روضۂ انور کے سامنے
پیاسے کھڑے ہوئے ہیں سمندر کے سامنے

جو کچھ ہوا جہان میں ہوگا جو حشر تک
روشن ہے سارا حال پیمبر کے سامنے

تاریخ ہے گواہ لرزتے تھے خوف سے
دشمن، مرے حضور کے لشکر کے سامنے

حاکم، وزیر، فرماں روا، بادشاہِ وقت
منگتے بنے کھڑے ہیں ترے در کے سامنے

دونوں جہاں میں اس کو بلندی عطا ہوئی
جو خم ہوا ادب سے پیمبر کے سامنے

یا شافعِ اُمم یہ تمنا ہے رازؔ کی
آ جائے موت اس کو ترے در کے سامنے

خاکِ طیبہ

مسکرائے نبی ﷺ تو ضیا ہوگئی
آپ کی یہ ادا معجزہ ہوگئی

خاکِ طیبہ گر اپنی دوا ہوگئی
ہر مرض سے یہ سمجھو شفا ہوگئی

نعت کہہ لی نبی ﷺ کی ثنا ہوگئی
لو صحابہ کی سنت ادا ہوگئی

جو اسیرِ غمِ مصطفٰے ﷺ ہوگیا
اُس کی ہستی غموں سے رہا ہوگئی

یاخدا یا نبی ﷺ ورد جس نے کیا
اس کی ہر ایک مشکل ہوا ہوگئی

جن کو حاصل ہوئیں آپ کی قربتیں
اُن کی دنیا ہی جنت نما ہوگئی

دشمنوں کو بھی دیتے ہیں دل سے دعا
آپ کے لطف کی انتہا ہوگئی

نعت کہنے کا مجھ کو سلیقہ نہیں
در گزر کیجئے جو خطا ہوگئی

رازؔ والشمس آقا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا چہرہ ہوا
اور والیل زلفِ دوتا ہوگئی

❐❐

نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نام پر

دل میں گر حبِّ شہہِ بطحا نہیں
پھر ترا سجدہ، کوئی سجدہ نہیں

فائدہ پھر میری آنکھوں کا نہیں
گنبدِ خضریٰ اگر دیکھا نہیں

جو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہاتھ سے مس ہوگیا
جسم کیا کپڑا بھی وہ جلتا نہیں

پڑھ درودِ پاک ذوق و شوق سے
کام کیسے دیکھ پھر بنتا نہیں

ان کے ہوجاؤ تبھی ہوگی نجات
اور کوئی دوسرا رستہ نہیں

جتنے پیارے ہیں خدا کو مصطفیٰ ﷺ
اُتنا کوئی بھی اُسے پیارا نہیں

عاشقوں کا آپ کے گستاخ سے
کوئی رشتہ، کوئی سمجھوتا نہیں

بیچ دے خود کو نبی ﷺ کے نام پر
رازؔ یہ نقصان کا سودا نہیں

❒❒

لالہ زار

ہم خطائیں ہزار کرتے ہیں
پھر بھی وہ ہم سے پیار کرتے ہیں

دشت کو لالہ زار کرتے ہیں
وہ خزاں کو بہار کرتے ہیں

میرے سرکار اپنی خوشبوں سے
راستے مشکبار کرتے ہیں

ہم گنہ گار ہیں مگر پھر بھی
وہ کرم بے شمار کرتے ہیں

خاکِ طیبہ کے پُر ضیا ذرے
شمس کو شرمسار کرتے ہیں

ایک اشارے پہ آپ کے اصحاب
جان اپنی نثار کرتے ہیں

ایک بار اُن سے مانگ کر دیکھو
وہ عطا بار بار کرتے ہیں

ہم غلامانِ اہلبیت ہیں رازؔ
اور صحابہ سے پیار کرتے ہیں

❑❑

تابشِ جمالی

رنگ ہے جو کلیوں میں جو گلوں میں لالی ہے
یہ بھی میرے آقا ﷺ کی تابشِ جمالی ہے

دیکھو میرے آقا ﷺ کا فقر کتنا عالی ہے
دو جہاں کے سرور ہیں پھر بھی پیٹ خالی ہے

مجھ سے ناتوانوں کا آپ ہی سہارا ہیں
آپ پر تو سب روشن میری خستہ حالی ہے

رب ہے داورِ محشر وہ ہیں شافعِ محشر
کیا ہوا جو محشر میں میرا ہاتھ خالی ہے

رازؔ دونوں عالم میں ذاتِ سرورِ عالم ﷺ
پہلے بھی مثالی تھی آج بھی مثالی ہے

❑❑

کرم اُن کا ہے

نہیں کچھ واسطہ اُس کو خدا سے
جسے نسبت نہیں ہے مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے

جو روشن ہو شہہِ دیں کی عطا سے
دِیا وہ بجھ نہیں سکتا ہوا سے

یہ اُن کا فیض تھا جو فتح پائی
تھے ورنہ بدر میں غازی ذرا سے

زمانے میں جسے جو کچھ ملا ہے
ملا ہے وہ شہہِ ہر دوسرا سے

اُنہیں کا تذکرہ ہے انتہا تک
اُنہیں کا تذکرہ ہے ابتدا سے

ہمیں ہیں رازؔ جان و دل سے پیارے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے پیارے نواسے

کیا کہنے

رب کا ہیں انتخاب، کیا کہنے
مصطفٰے ﷺ لاجواب کیا کہنے

سارے نبیوں کی شان اپنی جگہ
پر رسالت مآب کیا کہنے

وہ جو آئے تو ساری دنیا میں
آ گیا انقلاب کیا کہنے

جو ہدایت ہے کُل جہاں کے لئے
لائے ایسی کتاب، کیا کہنے

لامکاں جب گئے مرے آقا ﷺ
اُٹھ گئے سب حجاب کیا کہنے

ایک اشارے پہ اُن کے رقصاں ہیں
انجم و ماہتاب، کیا کہنے

ہر مرض کا علاج طیبہ میں
ہر دوا دستیاب، کیا کہنے

چار یارِ نبی ﷺ عتیق و عمر
اور غنی، بو تراب کیا کہنے

مصطفٰے ﷺ شہرِ علم و حکمت ہیں
اور علی اُن کا باب کیا کہنے

رازؔ نعتِ رسول ﷺ پڑھ پڑھ کر
ہو گیا کامیاب کیا کہنے

❑❑

اچھی لگی

میرے آقا فکرِ اُمت آپ کی اچھی لگی
وہ دعائے ربِّ ھب لی اُمتّی اچھی لگی

جا بجا مدحت رسولِ پاک ﷺ کی اچھی لگی
جب ثنا قرآن میں اُن کی پڑھی اچھی لگی

جب پڑھی سرکار کی سیرت بڑی اچھی لگی
دُشمنوں کو بھی نبی ﷺ کی زندگی اچھی لگی

اُن کے کپڑوں میں ہیں پیوند اور بستر فرش پر
سروری میں بھی نبی ﷺ کی سادگی اچھی لگی

کس ادب سے آتی جاتی ہے درِ سرکار پر
تیری اے بادِصبا شائستگی اچھی لگی

پیرہن اپنا رسولِ پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھیجا قرن
اپنے عاشق کی اُنہیں جب عاشقی اچھی لگی

جس میں ہوں ناراض آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وہ خوشی بھی کیا خوشی
جس میں ہو اُن کی خوشی ہاں وہ خوشی اچھی لگی

غیر قوموں کا طریقہ ہم بھلا اپنائیں کیوں
ہم کو بس اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیروی اچھی لگی

رازؔ یوں تو ہیں ادب میں اور اصنافِ سُخن
پر ہمیں نعتِ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شاعری اچھی لگی

❒❒

زندہ معجزہ

جو بندہ ہے نبی ﷺ کا وہ مِرا ہے
خدائے پاک کا یہ فیصلہ ہے

اُسے دونوں جہاں میں فائدہ ہے
درودِ پاک جس کا مشغلہ ہے

قیاس و عقل سے جو ماورا ہے
مقام ایسا مِرے سرکار ﷺ کا ہے

جسے کہتے ہیں قرآنِ معظم
مِرے آقا ﷺ کا زندہ معجزہ ہے

دوعالم میں خدا کی ذات کے بعد
رسول اللہ ﷺ کا رتبہ بڑا ہے

ستم سہہ کر دعائے خیر کرنا
یہی تو رازؔ خُلقِ مصطفٰے ﷺ ہے

❑❑

غمِ ہجرِ نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

گدائی جس کو مل جائے نبی ﷺ کے آستانے کی
اُسے پھر کیا ضرورت ہے کہیں پر آنے جانے کی

الٰہی میرے دل کو تو تڑپنے کا سلیقہ دے
تمنا ہے نبی ﷺ کے عشق میں آنسو بہانے کی

خدا کے واسطے مجھ سے نکمّے کو نبھا لیجے
مِری حالت نہیں آقا کسی کو منہ دِکھانے کی

مجھے تسلیم ہے آقا بُرا ہوں سخت مجرم ہوں
مگر ہے آپ کی عادت بُروں کو بھی نبھانے کی

غمِ ہجرِ نبی ﷺ تیری عنایت شکریہ تیرا
کہ تونے لاج رکھ لی دونوں عالم میں دِوانے کی

❑❑

بارشِ انوار

کوئی غلام رہے گا نہ تشنہ کام ترا
بقدرِ ظرف سبھی کو ملے گا جام ترا

ہے فرضِ عین تبھی سب پہ احترام ترا
خدا کے بعد ہے سب سے بڑا مقام ترا

ابھی سے بارشِ انوار ہوگئی جاری
ابھی تو ذکر کیا ہے برائے نام ترا

کچھ امتیازِ فقیر و غنی نہیں اس میں
تمام خلق پہ یکساں ہے فیضِ عام ترا

اندھیری شب میں جو دن جیسی روشنی کر دے
ہے ایسا نور سے معمور ابتسام ترا

لبوں پہ پڑھ گئے تالے زبانیں بند ہوئیں
سنا عرب کے فصیحوں نے جب کلام ترا

ہم اک قدم بھی بغیر اس کے چل نہیں سکتے
کہ ہم کو اُسوہ ہے درکار گام گام ترا

عطا ہو اِس کو بھی حضرت بلال کا صدقہ
بلال رازؔ ہے ادنیٰ سا اِک غلام ترا

□□

کرم کی ایک نظر

گر ایک شعر بھی میرا قبول ہوجائے
تو نعت گوئی کی محنت وصول ہوجائے

جو غمزدہ پہ نگاہِ رسول ﷺ ہوجائے
تو اُس کا شادماں قلبِ ملول ہوجائے

خدا نے بخشا ہے اِس درجہ اختیار اُنہیں
وہ پھول خار کو کہہ دیں تو پھول ہوجائے

کھڑے ہوئے ہیں گنہگار آپ کے در پر
کرم کی ایک نظر یا رسول ﷺ ہوجائے

نہ دُکھنے پائیں گی ہرگز کبھی تری آنکھیں
جو سُرمہ اِن کا مدینے کی دھول ہوجائے

جو رب کی یاد نبی ﷺ کے ہو عشق سے خالی
بلال رازؔ وہ سجدہ فضول ہوجائے

ثنائے سرورِ عالم ﷺ

مری اوقات کیا ہے جو نبی ﷺ کا مرتبہ لکھوں
میں کیا سمجھوں میں کیا جانوں میں کیا سوچوں میں کیا لکھوں

حبیبِ کبریا ﷺ لکھوں کہ محبوبِ خدا ﷺ لکھوں
عجب سی کشمکش میں ہوں اُنہیں لکھوں تو کیا لکھوں

مجھے کامل یقیں ہے دولتِ دارین پاؤں گا
نبی ﷺ کے آستانے کا اگر خود کو گدا لکھوں

کوئی جب مجھ سے پوچھے روزِ محشر کون حامی ہے
اُٹھا کر میں قلم نامِ حبیبِ کبریا ﷺ لکھوں

وظیفہ میرا بن جائے ثنائے سرورِ عالم ﷺ
رہوں جب تک میں زندہ رازؔ نعتِ مصطفٰے ﷺ لکھوں

❑❑

دہائی ہے

لشکرِ غم نے کی چڑھائی ہے
یا رسولِ خدا ﷺ دہائی ہے

میرے آقا مکاں میں رہتے ہیں
لامکاں تک مگر رسائی ہے

موت پر اُس کی، زندگی قرباں
جس کو طیبہ میں موت آئی ہے

جب پکارا ہے سرورِ دیں کو
ہر مصیبت نے منہ کی کھائی ہے

اُن پہ پڑھیئے درود کثرت سے
ہر مرض کی یہی دوائی ہے

سارے عالم کی مِلک سے بہتر
اُن کے دربار کی گدائی ہے

رازؔ دل میں ہے الفتِ آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
عمر بھر کی یہی کمائی ہے

❐❐

شانِ مصطفٰے ﷺ

وہ جو حقیقتِ عشقِ نبی ﷺ سمجھتے ہیں
غمِ نبی ﷺ کو ہی سچی خوشی سمجھتے ہیں

میں منہ سے عرض کروں کیا مجھے ضرورت ہے
جو حالِ دل ہے مرا وہ نبی ﷺ سمجھتے ہیں

جو اُن کے عشق کے پیتے ہیں جام بھر بھر کر
وہی تو لذّتِ بادہ کشی سمجھتے ہیں

سب اُن کے پیچھے کھڑے ہیں نمازِ اقصٰی میں
کہ شانِ مصطفٰے ﷺ سارے نبی سمجھتے ہیں

میں تنگ دست ہوں طیبہ کو جانہیں سکتا
مِرے حضور ﷺ مِری بے بسی سمجھتے ہیں

تبھی تو رب کو وسیلہ دیا محمد ﷺ کا
نبی ﷺ کے نام کی عظمت صفی علیہ السلام سمجھتے ہیں

اِسی لئے درِ خیبر اُکھاڑنے بھیجا
حضور ﷺ طاقتِ مولا علی سمجھتے ہیں

جو گزرا کرتی ہے اے رازؔ یادِ سرور میں
ہم اُس گھڑی کو بہت قیمتی سمجھتے ہیں

❑❑

عشقِ مصطفےٰ ﷺ

جو عشقِ مصطفےٰ ﷺ میں چور ہوگا
عذابِ نار سے وہ دور ہوگا

جو اُن کے ہجر میں رنجور ہوگا
وہ محشر میں بہت مسرور ہوگا

عمل پر اپنے جو مغرور ہوگا
رضائے کبریا سے دور ہوگا

درودِ پاک کو کر لو وظیفہ
دعاؤں میں اثر بھر پور ہوگا

نبی کے نور سے نسبت ہے ہم کو
ہماری قبر میں بھی نور ہوگا

❑❑

آقا ﷺ سے ہے

گلستانِ زندگی میں تازگی آقا ﷺ سے ہے
جو ہمیں حاصل ہے وہ ہر اک خوشی آقا ﷺ سے ہے

جان جس کو بھی ملی ہے اُن کے صدقے میں ملی
زندگی والو ! سنو یہ زندگی آقا ﷺ سے ہے

نور سے سرکار ﷺ کے روشن ہوئی ہر اک جہت
بالیقیں دونوں جہاں میں روشنی آقا ﷺ سے ہے

دل سے مایوسی نکالو ہوگا آقا ﷺ کا کرم
جائے گا طیبہ وہ جس کی لَو لگی آقا ﷺ سے ہے

آج بھی نزدیک آقا ﷺ کے ہیں صدیق و عمر
کس قدر مضبوط اُن کی دوستی آقا ﷺ سے ہے

❑❑

یا نبی ﷺ دہائی ہے

میرے منھ سے جب نکلا یا نبی ﷺ دہائی ہے
جس قدر مصائب تھے سب نے منھ کی کھائی ہے

عشق نے تِرے آقا ﷺ قدر یہ بڑھائی ہے
اُس پہ ہے فدا دنیا جو تِرا فدائی ہے

اُن کے در کے ٹکڑوں میں کتنی ہے کشش دیکھو
تاجور کے ہاتھوں میں کاسۂ گدائی ہے

طوق اُن کی نسبت کا ہے ہماری گردن میں
عمر بھر کی یا مولا بس یہی کمائی ہے

یہ زمانے والے بھی اُس سے لَو لگاتے ہیں
جس نے سرورِ دیں ﷺ سے اپنی لو لگائی ہے

اُس گھڑی بھی ہے اُن کو فکر اپنی امت کی
جب کہ دورِ محشر میں بھائیوں سے بھائی ہے

کیا مجال دوزخ کی جو جلاسکے اُس کو
جس کو مصطفٰے صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کہہ دیں یہ مِرا فدائی ہے

کوئی غم ہو یا مشکل بھیجئے درود اُن پر
رازؔ سارے دردوں کی اِک یہی دوائی ہے

❐❐

وہ رسول ﷺ

جس نے رو رو کر گزاری رات ساری وہ رسول ﷺ
فکرِ اُمت میں ہیں جس کے اشک جاری وہ رسول ﷺ

دیکھ اُمّت ہیں ملک جس کے تبسم پر نثار
تیرے غم میں کر رہا ہے اشکباری وہ رسول ﷺ

کنجیاں سارے خزانوں کی ہیں جس کے ہاتھ میں
فقر اور فاقہ ہے جس کا اختیاری ، وہ رسول ﷺ

جس نے مغروروں کے سر خم کر دیئے پیشِ خدا
جس نے شاہوں کو سکھائی خاکساری وہ رسول ﷺ

آنکھیں سو جاتی ہیں لیکن اُس کا دل سوتا نہیں
نیند میں قائم ہے جس کی ہوشیاری، وہ رسول ﷺ

سادگی و فقر رحم و عدل ہے جس کا شعار
جس کا شیوہ تقوٰی اور پرہیزگاری وہ رسول ﷺ

رازؔ دنیا میں ہمارا ہے بھرم اُس کے سبب
حشر میں بھی لاج رکھے گا ہماری وہ رسول ﷺ

□□

گدائے درِ نبی ﷺ

نہ مبتلائے غمِ جہاں ہوں نہ میں گرفتارِ بے کسی ہوں
یہ سب ہے میرے نبی کا صدقہ میں شاد کل بھی تھا آج بھی ہوں

نہ مجھ کو نام و نشاں کی چاہت نہ مجھ کو ہے جستجوئے دولت
مرے لئے بس یہی ہے کافی محمدی میں محمدی ﷺ ہوں

اُنہوں نے اپنا بنا کے مجھ کو غمِ جہاں سے چھڑا لیا ہے
یہ اُن کا فضل و کرم ہے ورنہ میں ایک چھوٹا سا آدمی ہوں

وہ جس کی خاطر بنے دو عالم وہ جس کا چرچا ہے دو جہاں میں
وہ جس پہ نازاں ہیں کُل پیمبر اُسی نبی ﷺ کا میں اُمتی ہوں

رسولِ اکرم ﷺ کا روئے انور مرے تصور میں جلوہ گر ہے
زمانے والو ! مجھے نہ چھیڑو ابھی میں مصروفِ بندگی ہوں

کوئی ہے دولت پہ اپنی شاداں کوئی ہے شہرت پہ اپنی نازاں
مجھے ہے بس رازؔ ناز اس پر کہ میں گدائے درِ نبی ﷺ ہوں

□□

کوئی جواب نہیں

جسے رسول ﷺ کے دشمن سے اجتناب نہیں
وہ بارگاہِ الٰہی میں باریاب نہیں

خدائے پاک نے ہے منتخب کیا ان کو
تبھی تو میرے نبی ﷺ کا کوئی جواب نہیں

کلامِ پاک ہے آئینِ زندگی لوگو !
کہ اس کتاب سے بڑھ کر کوئی کتاب نہیں

ہیں شہرِ علم نبی ﷺ اور علی ہیں دروازہ
نبی ﷺ سا شہر نہیں ہے علی سا باب نہیں

وہ آب و تاب جمالِ رسول ﷺ میں ہے رازؔ
کہ آنکھ بھر کے اُسے دیکھنے کی تاب نہیں

محفلِ سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

منعقد آنگن میں میرے محفلِ سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے
اس لئے چاروں طرف یہ بارشِ انوار ہے

جس کسی پر بھی نگاہِ سیدِ ابرار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے
یہ جہاں کیا دو جہاں میں اُس کا بیڑا پار ہے

لاکھ پڑھ لیجے نمازیں لاکھ حج کر لیجئے
الفتِ آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہیں دل میں تو سب بیکار ہے

چاہے دنیا ہو لحد ہو یا ہو میزان و صراط
ہر جگہ سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا لطف وکرم درکار ہے

اِس سے اندازہ لگا لو مصطفٰے ﷺ کی شان کا
جو ہے سردارِ ملائک اُن کا خدمت گار ہے

اُس کی آنکھوں پر تصدق دو جہاں کی نعمتیں
جس کی آنکھوں کو میسر آپ کا دیدار ہے

یہ تو اُن کا فیض ہے جو رازؔ کہہ لیتا ہے کچھ
ورنہ نعتِ مصطفٰے ﷺ کہنا بڑا دشوار ہے

❒❒

تِری نسبت سے

ہو گیا رب کا یہ احسان تِری نسبت سے
ہم ہوئے صاحبِ ایمان تِری نسبت سے

خاکساروں کو ملی شان تِری نسبت سے
بے نوا تھے ہوئے سلطان تِری نسبت سے

جس کا ہر لفظ ہدایت ہے زمانے کے لئے
ہم نے پایا ہے وہ قرآن تِری نسبت سے

ایک ویران سا صحرا تھا کبھی جو طیبہ
بن گیا اب وہ گلستان تِری نسبت سے

جتنے دشوار مراحل تھے مِری راہوں کے
ہوگئے سب کے سب آسان تِری نسبت سے

میں تو ادنیٰ سا ہوں انسان مگر یہ دنیا
کر رہی ہے مِرا سمّان تِری نسبت سے

واسطہ اِس لئے دیتا ہوں خدا کو تیرا
پورے ہوجاتے ہیں ارمان تِری نسبت سے

❑❑

ہر روز عید ہے

جس کو نصیب روضۂ اطہر کی دید ہے
اُس خوش نصیب شخص کی ہر روز عید ہے

از فاتحہ تا سورۂ و النّاس دیکھ لو
مدحت میں اُن کی پورا کلامِ مجید ہے

وہ دن کو رات کر دیں یا کر دیں سحر کو شام
اُن کے تصرفات سے کیا شے بعید ہے

جس دن سے میں نے تم کو پکارا ہے یا نبی ﷺ
اُس دن سے مشکلات کی مٹّی پلید ہے

اعمال میرے لائقِ بخشش نہیں ہیں رازؔ
لیکن مجھے نبی ﷺ کے کرم سے اُمید ہے

رخِ سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

وہ نعمت ہی نہیں ہے بادشاہوں کے خزینے میں
جو نعمت بھیک میں ملتی منگتوں کو مدینے میں

اُسے دنیا کا کوئی غم ہراساں کر نہیں سکتا
غمِ سرکارِ بطحا بس گیا ہے جس کے سینے میں

مِرے مولا مِرے دل کو تو ایسا آئینہ کر دے
نظر آئے رخِ سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دل کے آبگینے میں

الٰہی زندگی دی ہے تو دکھلا دے مدینہ بھی
بھلا کیا فائدہ ہے دور رہ کر ایسے جینے میں

نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے شہر میں اس کو ٹھکانہ کاش مل جائے
الٰہی رازؔ مر کر دفن ہوجائے مدینے میں

❒❒

مئے حُبِّ نبی ﷺ

احتیاطوں کا تقاضہ اِس میں ہر اِک گام ہے
نعت کے اشعار کہنا سب سے مشکل کام ہے

وردِ لب سرکارِ بطحا ﷺ کا مبارک نام ہے
اِس لئے مجھ سے ہراساں گردشِ ایام ہے

خود بہ خود دم توڑ دیں گی اس کی تشنہ کامیاں
جس کے ہاتھوں میں مئے حُبِّ نبی ﷺ کا جام ہے

چوم لیتے ہیں عقیدت سے خود اک دوجے کو لب
کس قدر میٹھا محمد مصطفٰے ﷺ کا نام ہے

وجہِ تخلیقِ دو عالم ہے نبی ﷺ کی ذاتِ پاک
دونوں عالم میں ہے جو کچھ سب اُنہیں کے نام ہے

جو مٹانا چاہتے تھے اِس کو خود ہی مٹ گئے
آج تک زندہ مگر یہ مذہبِ اسلام ہے

یہ چراغِ دیں جلایا ہے مِرے سرکار ﷺ نے
آندھیاں اِس کو بجھا دیں یہ خیالِ خام ہے

نیکیاں پائی ہیں ہم نے اس کے ہر اِک شعر پر
رازؔ نعتِ مصطفےٰ ﷺ کہنے کا یہ انعام ہے

❏❏

فریاد ہے

یہ جہاں ہو وہ جہاں ہو ہر جہاں آباد ہے
جو اسیرِ مصطفٰے ﷺ ہے ہر جگہ آزاد ہے

اُس کو دنیا کا کوئی غم ہے نہ خوفِ آخرت
جو غلامِ مصطفٰے ﷺ ہے دو جہاں میں شاد ہے

ذلتیں دنیا میں پائے اور محشر میں سزا
دشمنِ سرکار ﷺ دیکھو ہر جگہ برباد ہے

آپ کی اُمّت گھری ہے سخت مشکل میں حضور
کیجئیے چشمِ کرم سرکار ﷺ یہ فریاد ہے

عظمتِ خیر الورٰی کا رازؔ جو منکر ہوا
ہر عبادت اُس بشر کی بالیقیں برباد ہے

نامِ مبارک

مِری حیات مِرے جان و دل یہ تن میرا
وہ سب ہے آپ کا جو ہے شہہِ زمن ﷺ میرا

میں کھوٹے سِکّے کی مانند تھا زمانے میں
کرم سے آپ کے ہونے لگا چلن میرا

میں سوچتا ہوں یہی اُن کا نام لے لے کر
کہاں یہ نامِ مبارک کہاں دہن میرا

یہ سب کرم ہے رسولِ کریم ﷺ کا مجھ پر
خزاں کے دور میں شاداب ہے چمن میرا

نکھار آ گیا اِس پر ثنائے آقا ﷺ سے
نبی ﷺ کی نعت سے چمکا ہے رازؔ فن میرا

❑❑

آپ ﷺ قاسم ہیں

دو جہاں میں کسی بھی نبی کا میرے آقا ﷺ سا رتبہ نہیں ہے
انبیاء ہیں سبھی شان والے پر کوئی مصطفےٰ ﷺ سا نہیں ہے

اُنکے جیسا کوئی بھی نہ آیا، اُن کے جیسا نہ رب نے بنایا
اُنکا ثانی کوئی کس طرح ہو جسم کا جن کے سایا نہیں ہے

دل میں جو بھی خیال و گماں ہیں، میرے آقا پہ سب وہ عیاں ہیں
جانتے ہیں اُسے بھی شہہِ دیں ﷺ جو ابھی میں نے سوچا نہیں ہے

فرش پر عرش پر لامکاں میں، ذکر جاری ہے دونوں جہاں میں
ایسی کوئی جگہ ہی نہیں ہے جس جگہ اُن کا چرچہ نہیں ہے

دین و دنیا کے سارے خزانے، آپ کو دیدیئے ہیں خدا نے
آپ قاسم ہیں دونوں جہاں میں آپ کے ہاتھ میں کیا نہیں ہے

رب سے آدم نے جب التجا کی، واسطہ دے کے اُنکا دعا کی
کیوں کہ آدم بھی یہ جانتے تھے اِس سے بہتر وسیلہ نہیں ہے

یہ بھی اعزاز رب نے دیا ہے، نور سے اُن کو پیدا کیا ہے
مصطفٰے ﷺ نور ہیں سر سے پا تک اس لئے اُنکا سایا نہیں ہے

چاہیئے رازؔ اگر خیر تم کو، دامنِ مصطفٰے ﷺ کو نہ چھوڑو
حشر میں مصطفٰے ﷺ کے علاوہ اور کوئی سہارا نہیں ہے

❒❒

وقارِ جہاں

اُسی طرح ہے وقارِ جہاں مدینے سے
ہو جیسے زینتِ انگشتری نگینے سے

یہ بارگاہِ نبی ﷺ ہے یہاں پہ شاہ و گدا
کھڑے ہیں ایک ہی صف میں بڑے قرینے سے

نبی ﷺ کے شہر میں مرنا بڑی سعادت ہے
وہاں کی موت بھلی ہے یہاں کے جینے سے

بنا وسیلے خدا تک رسائی نا ممکن
جو چھت پہ جانا ہو جانا پڑے گا زینے سے

میں مر کے طیبہ کی مٹی میں کاش مل جاؤں
نہ آؤں رازؔ میں واپس کبھی مدینے سے

❑❑

حق کا نور

اندھیرا چھٹ گیا باطل کا، حق کا نور ہوا
مرے رسول ﷺ کا دنیا میں جب ظہور ہوا

جہاں میں آنے کو آئے ہیں بے شمار نبی
مگر نہ آپ سا کوئی مِرے حضور ﷺ ہوا

وہ بے نیاز ہوا فکرِ زندگانی سے
شرابِ حُبِّ نبی ﷺ سے جسے سُرور ہوا

درِ کریم پہ جس نے کیا سوالِ کرم
مِرے کریم کا اُس پر کرم ضرور ہوا

خدا کا ہوگیا وہ رازؔ جو ہوا اُن کا
خدا سے دور ہوا وہ جو اُن سے دور ہوا

❑❑

رحمتوں کے سائے میں

نعت جو بھی لکھتا ہے چاہتوں کے سائے میں
ہر گھڑی وہ رہتا ہے رحمتوں کے سائے میں

اُن کے در پہ بٹتی ہے دوجہان کی دولت
پلتے ہیں گدا اُن کے نعمتوں کے سائے میں

چاند ہوگیا ٹکڑے واپس آگیا سورج
مہر و مہ ہیں آقا ﷺ کی قدرتوں کے سائے میں

جو نبی ﷺ کی حُرمت پر اپنے سر کٹاتے ہیں
حشر تک رہیں گے وہ عظمتوں کے سائے میں

آگ اُس کو دوزخ کی کیا بھلا جلائے گی
جو بھی آگیا اُن کی رحمتوں کے سائے میں

رازؔ جس کے دل میں ہے عشقِ مصطفےٰ ﷺ، اُس کی
زندگی گزرتی ہے برکتوں کے سائے میں

□□

فضا مشکبار ہے

شہرِ رسولِ پاک ﷺ کی ایسی بہار ہے
جس پر بہارِ خلدِ بریں بھی نثار ہے

اِک بار لامکاں وہ گئے تھے پر آج تک
از فرش تا بہ عرش فضا مشکبار ہے

پیشِ خدا غلام کو شرمندگی نہ ہو
آقا ﷺ تمہیں پہ حشر میں دار و مدار ہے

قائم ہے یہ ہمارا بھرم آپ سے حضور ﷺ
ورنہ ہمارا کون یہاں غم گسار ہے

تو ہے بلند بالا تو ہوگا اے آسماں
سُن لے زمیں پہ سرورِ دیں ﷺ کا مزار ہے

قاسم خدا نے تم کو بنایا ہے یا نبی ﷺ
جو چاہو جس کو دیدو تمہیں اِختیار ہے

□□

خاکِ پا

دامنِ سرکارِ بطحا ﷺ مل گیا
خلد میں جانے کا رستہ مل گیا

سائلوں کو حسبِ منشا مل گیا
جو بھی مانگا جتنا مانگا مل گیا

یہ شمار اب تک نہ ہم سے ہو سکا
اُن کے صدقے ہم کو کیا کیا مل گیا

مل گئی جس کو نبی ﷺ کی خاکِ پا
یوں سمجھیئے اُس کو سونا مل گیا

تا قیامت اُس کی نسلیں کھائیں گی
جس کو ان سے ایک ٹکڑا مل گیا

سر زمیں طیبہ کی اِترانے لگی
مصطفیٰ ﷺ آئے تو رتبہ مل گیا

آزمایا ہے بہت پڑھ کر درود
جب کبھی کچھ ہم نے ڈھونڈا، مل گیا

خلد کی پھر وہ تمنا کیوں کرے
جس کو آقا ﷺ در تمہارا مل گیا

کب، کہاں، کیسے گزاریں زندگی
رازؔ آقا ﷺ سے طریقہ مل گیا

❒❒

نور کی بارش

ہمیں مکہ مدینہ سے تعلق یوں نبھانا ہے
اِدھر سر کو جھکانا ہے اُدھر دل کو جھکانا ہے

مجھے پھر غیر کی کنڈی کو کیوں کر کھٹکھٹانا ہے
مِرے آقا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ہاتھوں میں دو عالم کا خزانہ ہے

مدینہ طیّبہ کی خاک چہرے پر مِرے مَل دو
مجھے روزِ جزا اللہ کو یہ منھ دکھانا ہے

کبھی رحمت کے جھونکے ہیں کبھی ہے نور کی بارش
سُنا ہے شہرِ طیبہ کا ہر اِک موسم سہانہ ہے

زکوٰۃ و روزہ و حج بھی اُنہیں محبوب ہیں لیکن
نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی آنکھوں کی ٹھنڈک نمازِ پنج گانہ ہے

ابھی تک رابطہ ہے آسماں کا شہرِ طیبہ سے
فرشتوں کا وہاں اب بھی مُسلسل آنا جانا ہے

بڑی عظمت ہے کعبے کی ہمیں تسلیم ہے لیکن
نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا آستانہ پھر نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آستانہ ہے

دعا یہ رازؔ کرتا ہے قضا آئے مدینے میں
مدینہ پاک مرنے کا بڑا عمدہ ٹھکانہ ہے

❐❐

روشنی ہی روشنی

نظر کے سامنے آقا ﷺ گلی جب آپ کی ہوگی
حقیقت میں ہماری زندگی تب زندگی ہوگی

گنہگاروں کی محشر میں بڑی حالت بُری ہوگی
مگر سرکار ﷺ جب آئیں گے تو سب کو خوشی ہوگی

جو ذکرِ مصطفےٰ ﷺ میں ربِّ دوعالم نے رکھی ہے
کسی کے ذکر میں ہرگز نہ ایسی چاشنی ہوگی

ہماری قبر میں سرکار ﷺ جب تشریف لائیں گے
زمیں سے آسماں تک روشنی ہی روشنی ہوگی

بِلا حُبِّ نبی ﷺ کوئی عبادت ہی نہیں کامل
کہ عشقِ مصطفےٰ ﷺ سے ہی مکمل بندگی ہوگی

رحمتِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

جس قدر دل میں ہو عشق سرکار کا
رنگ اُتنا نکھرتا ہے اشعار کا

رحمتیں، برکتیں، نعمتیں، خلعتیں
چومتی ہیں دہن اُن کے بیمار کا

بادشاہوں کو خاطر میں لاتا نہیں
جو گدا ہے شہہِ دیں صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے دربار کا

ایسا لگتا ہے جنت اُتر آئی ہے
کیا سماں ہے مدینے کے گلزار کا

دونوں عالم میں ہوتا ہے ذکرِ نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم
دونوں عالم میں چرچا ہے سرکار کا

رحمتِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے بھرم رکھ لیا
حشر میں رازؔ ہر اِک گنہگار کا

□□

حُبِّ آقا ﷺ

باپ، ماں، بہن، بھائی دور سب بھگائیں گے
بس حضور ﷺ محشر میں اپنے کام آئیں گے

مصطفٰے ﷺ کی چوکھٹ پر مانگنے جو جائیں گے
جیسا جیسا مانگیں گے ویسا ویسا پائیں گے

دِل میں حبِّ آقا ﷺ کے جو دیئے جلائیں گے
قبر کے اندھیرے میں روشنی وہ پائیں گے

شان اُن کے منگتا کی دیکھ لیں اگر آکر
تاجور شہنشاہی اپنی بھول جائیں گے

دیکھنا سرِ محشر لوگ جو نمازی ہیں
چاند کی طرح اُن کے چہرے جگمگائیں گے

کیا عجب سماں ہوگا مجرموں کو محشر میں
رب تعالیٰ پکڑے گا مصطفیٰ ﷺ چھڑائیں گے

رازؔ اپنی روزی کی فکر مت کرو بالکل
وہ ہمیں کھلاتے ہیں، وہ ہمیں کھلائیں گے

❒❒

خاکِ مدینہ

آقا کے در سے منگتے ہر چیز پا رہے ہیں
اللہ دے رہا ہے آقا ﷺ دِلا رہے ہیں

خاکِ مدینہ تیری عظمت کا کیا ٹھکانہ
سورج کو تیرے ذرے آنکھیں دِکھا رہے ہیں

محسوس ہو رہا ہے دن کی طرح اُجالا
آقا ﷺ اندھیری شب میں جب مسکرا رہے ہیں

مہتاب بھی ادب سے اُس سمت جُھک رہا ہے
جس سمت سرورِ دیں ﷺ اُنگلی اُٹھا رہے ہیں

ان کو نبی ﷺ کے جلوؤں سے بھیک مل گئی ہے
تارے جو آسماں پر یہ جھلملا رہے ہیں

وہ رازؔ دو جہاں میں پائیں گے سر بلندی
آقا ﷺ کے آستاں پر جو سر جھکا رہے ہیں

چاکری اچھی نہیں

لاکھ ہوں آسائشیں پر یا نبی ﷺ اچھی نہیں
دور رہ کر آپ سے یہ زندگی اچھی نہیں

اُن کے جلوؤں نے بڑھا دی ہے چمک سورج تری
ورنہ سب کہتے کہ تیری روشنی اچھی نہیں

سب سے بہتر ہے غلامی آپ ﷺ کے دربار کی
اہلِ دنیا کے دروں کی چاکری اچھی نہیں

اُن کی اُمت میں مجھے اللہ نے پیدا کیا
میں یہ کس منھ سے کہوں قسمت مِری اچھی نہیں

جو بسر ہو سرورِ عالم ﷺ کی الفت کے بغیر
زندگی والو! سنو وہ زندگی اچھی نہیں

باز آجا اے منافق! حشر میں پچھتائے گا
دیکھ اُن کے دوستوں سے دشمنی اچھی نہیں

رحمت حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی

محشر میں دیکھ لینا یہ رحمت حضور ﷺ کی
ڈھونڈے گی مجرموں کو شفاعت حضور ﷺ کی

انساں کے بس کی بات کہاں جو سمجھ سکے
بس رب ہی جانتا ہے حقیقت حضور ﷺ کی

پیچھے کھڑے ہیں سارے نبی ہاتھ باندھ کر
اللہ رے یہ شانِ امامت حضور ﷺ کی

مانا کہ ہم بہت ہیں گنہگار یا خدا
کر دے کرم کہ ہیں تو ہم اُمت حضور ﷺ کی

کرتے ہیں پیش ان کو سلامی شجر حجر
دیتے ہیں سنگریزے شہادت حضور ﷺ کی

ہرگز نہ کام آئے گا رشتہ وہاں کوئی
محشر میں کام آئے گی نسبت حضور ﷺ کی

مل جائے ہم کو کھوئی ہوئی قدر و منزلت
اپنا لیں سچے دل سے جو سیرت حضور ﷺ کی

اے کاش بھول جاؤں میں خود اپنے آپ کو
بس جائے دل میں ایسی محبت حضور ﷺ کی

❑❑

دامانِ کرم

قرآن کے ہر اِک پارے میں سرکار تمہاری مدحت ہے
واللیل تمہاری زلفیں ہیں، والشّمس تمہاری صورت ہے

ہم جیسے کروروں محشر میں چھپ جائیں گے اُنکے دامن میں
افلاک سے بڑھ کر آقا ﷺ کے دامانِ کرم کی وسعت ہے

وہ حسبِ طلب ہر سائل کی بھرتے ہیں مرادوں سے جھولی
منھ مانگی مرادیں دے دینا آقا ﷺ کی پرانی عادت ہے

دنیا میں کہیں بھی جاؤگے اولاد نبی ﷺ کی پاؤگے
انا اعطینٰك الکوثر کی کیا ہی نرالی کثرت ہے

جس دن سے حلیمہ کے گھر پر تشریف شہہِ دیں لائے ہیں
اُس دن سے حلیمہ کے گھر کی ہر چیز میں خیر و برکت ہے

فاروق نے اک خط لکھ کے دیا اور مصر کا دریا بہنے لگا
مخدوم کا عالم کیا ہوگا خادم کی جب اتنی طاقت ہے

□□

نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کرم

میرے سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کوچے بساتے ہوئے جب سرِ راہ تشریف لانے لگے
جانور سجدہ کرنے لگے آپ کو پیڑ تعظیم کو سر جھکانے لگے

جب پیمبر کی دنیا میں آمد ہوئی، ہر طرف چھا گئی روشنی روشنی
کعبۃُ اللہ جھکا اُن کی تعظیم کو پتھروں کے صنم تھرتھرانے لگے

آ کے بوجہل نے یہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہا، میری مُٹھی میں کیا ہے بتاؤ ذرا
اُس گھڑی اِک اشارہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کیا سنگریزے بھی کلمہ سنانے لگے

جب صحابہ نے پانی کا شکوہ کیا، اُن کا لطف و کرم جوش پر آ گیا
معجزہ انگلیوں سے دکھا کر نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے پیاسوں کو پانی پلانے لگے

اُنکے در سے نہ واپس کبھی آؤں میں، موت آقا کے دربار میں پاؤں میں
شہرِ طیبہ کی مٹی میں مل جاؤں میں اس طرح میری مٹی ٹھکانے لگے

نعت گوئی کریں اپنے بس کا نہ تھا، ہم کہاں اور کہاں مدحتِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
رازؔ ہم پر نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کرم ہو گیا ہم بھی نعتِ نبی گنگنانے لگے

رحمتِ آقا ﷺ

جب نبی ﷺ کے روضے پر اپنی حاضری ہوگی
زندگی حقیقت میں تب ہی زندگی ہوگی

دیکھ کر مدینے میں مصطفےٰ ﷺ کے روضے کو
خلد بھی مدینے پر رشک کر رہی ہوگی

روزِ حشر ہم عاصی اُن کو ڈھونڈتے ہوں گے
اور رحمتِ آقا ﷺ ہم کو ڈھونڈتی ہوگی

جیسے میرے آقا ﷺ کے ہونٹوں کی نزاکت ہے
پنکھڑی میں پھولوں کی کب وہ نازکی ہوگی

کیوں نہ اُس کے قدموں میں نعمتیں ہوں دنیا کی
وہ نواز دیں جس کو کیا اُسے کمی ہوگی

یوں تو سب ہی کہتے ہیں ہم مدینے جائیں گے
وہ جسے بلائیں گے اُس کی حاضری ہوگی

رازؔ یوں میں پڑھتا ہوں واقعاتِ کربل کے
اِس سے میرے ایماں میں اور پُختگی ہوگی

❑❑

حُسنِ رسالت مآب ﷺ

ماہ و نجوم میں ہے نہ وہ آفتاب میں
جیسی کشش ہے حُسنِ رسالت مآب میں

اُن کا کسی بھی وصف میں ثانی نہیں کوئی
یکتا ہیں وہ ہر ایک فضیلت کے باب میں

آلامِ دوجہاں سے یہ کرتی ہے بے نیاز
نشّہ ہے ایسا عشقِ نبی ﷺ کی شراب میں

شیطاں بنا ہی سکتا نہیں شکل آپ ﷺ کی
حق دیکھا جس نے دیکھا شہہِ دیں ﷺ کو خواب میں

سویا ہوا نصیب مِرا جاگ جائے گا
ہو جائے کاش آپ ﷺ کا دیدار خواب میں

جتنی بھی آسمانی کتب کا ہوا نزول
میرے نبی ﷺ کا ذکر ہے ہر اک کتاب میں

ہر ایک شے ہے سرورِ عالم ﷺ پہ آشکار
چاہے وہ بے حجاب ہو یا ہو حجاب میں

نعتِ رسول ﷺ رازؔ نہیں عام شاعری
شامل ہے نعت گوئی بھی کارِ ثواب میں

❑❑

سہارا یہی ہے

لبوں پر مرے نعت سرکار کی ہے
مری مغفرت کا سہارا یہی ہے

جہاں کی گدائی بھی اِک سروری ہے
وہ سرکارِ کون و مکاں ﷺ کی گلی ہے

فراقِ مدینہ میں جو کٹ رہی ہے
بھلا زندگی وہ کوئی زندگی ہے

کسی کو تصور میں کیسے وہ لائے
تصور میں جس کے نبی ﷺ کی گلی ہے

وہ جس کی بدولت دوعالم بنے ہیں
ہمارا نبی وہ ہمارا نبی ہے

جسے جو بھی چاہیں اُسے پل میں دیدیں
نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خزانے میں کس کی کمی ہے

زمانے کے سلطاں ہیں مرعوب جس سے
شہنشاہِ طیبہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وہ سادگی ہے

ہوئے رازؔ جس سے بھی راضی شہہِ دیں
خدا کی قسم وہ بشر جنتی ہے

□□

ماہِ عرب

اوج پر اُس کے مقدر کا ستارا ہوگیا
جس کو اُن کے آستانے کا نظارہ ہوگیا

روشنی پائی صحابہ نے نبی ﷺ کے نور سے
جو ملا ماہِ عرب سے وہ ستارا ہوگیا

دامنِ سرکار کی وسعت پہ قرباں جایئے
عاصیوں کو منھ چھپانے کا سہارا ہوگیا

میں تو اِک ادنیٰ گدا ہوں کیا مری اوقات ہے
آپ کی چوکھٹ سے شاہوں کا گزارا ہو گیا

وقتِ مشکل جب پکارا یا نبی ﷺ امداد کُن
لشکرِ غم ایک پل میں نو دو گیارہ ہوگیا

جان دے کر خلد پائی کشتگانِ عشق نے
سوچنا بھی مت کہ سودے میں خسارہ ہوگیا

اپنی آنکھیں بند کیں جب عاشقانِ شاہ نے
دل کی آنکھیں کھُل گئیں اُن کا نظارہ ہوگیا

❑❑

خدا تک پہنچے

جو بھی دنیا میں شہہِ ارض و سما تک پہنچے
درحقیقت ہیں وہی لوگ خدا تک پہنچے

سامنے سرورِ عالم ﷺ کی ہو چوکھٹ مولا
زندگی جب یہ مری بابِ قضا تک پہنچے

جب تِرے غم میں ہے مرنے کی تمنا آقا
کس لئے پھر تِرا بیمار دوا تک پہنچے

جب سرِ بزم چھڑا ذکر شہنشاہوں کا
لوگ باتوں میں تِرے در کے گدا تک پہنچے

ایسے لوگوں سے ہوا ربِّ تعالیٰ راضی
جو شہنشاہِ مدینہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی رضا تک پہنچے

تونے ہی بھیجا ہی نہیں شاہِ مدینہ پہ درود
پھر بھلا کیسے اثر تیری دعا تک پہنچے

دل میں حسرت ہے کہ جب نعت پڑھوں محفل میں
رازؔ آواز مِری شاہِ ھدیٰ تک پہنچے

❑❑

محبت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی

محشر میں پائے گا وہ شفاعت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی
آنکھوں سے جس نے دیکھی ہے تُربت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی

ایسا نظامِ زیست جہاں میں کہیں نہیں
دیتی ہے جو نظام شریعت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی

قرآنِ پاک، روزہ، نماز و زکات و حج
دولت ہمیں ملی یہ بدولت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی

آئی ہے سب کے بعد ہی دنیا میں یہ مگر
جنت میں پہلے جائے گی اُمّت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی

قربان کیوں نہ جاؤں میں حسن و حسین کے
سر تا پا ہیں یہ شکل و شباہت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی

اِن دو کو تھام لو تو نہ بھٹکو گے راہ سے
اللہ کا کلام، ہدایت رسول ﷺ کی

اُتنا ہی وہ قریب ہے اللہ پاک کے
جتنی جسے نصیب ہے قربت رسول ﷺ کی

اے رازؔ وہ نہ پائے گا ایماں کی چاشنی
دل میں نہیں ہے جس کے محبت رسول ﷺ کی

❑❑

بادۂ عرفاں

کوئی ناچیز آیا یا کوئی عالی مقام آیا
مِرے سرکار کے در پر ہر اِک بن کر غلام آیا

پلاکر بادۂ عرفاں اُسے سرشار کر ڈالا
نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آستانے پر جو کوئی تشنہ کام آیا

لبوں نے ایک دوجے کے لئے بوسے عقیدت سے
محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جب مرے ہونٹوں پہ نام آیا

پھر اُس پر الفتِ دنیا کا نشّہ چڑھ نہیں سکتا
نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عشق کا جس شخص کے حصے میں جام آیا

کروں گا رازؔ طیبہ میں یہ جا کر عرض آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے
کرم فرمایئے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ چوکھٹ پر غلام آیا

❏❏

مصطفےٰ ﷺ کی شان

سرورِ کون و مکاں اُس شہر میں موجود ہے
اللہ اللہ شہرِ طیبہ کس قدر مسعود ہے

اُن کا دامن چھوڑ کر بندو! خدا کی بندگی
بالیقیں بے سود ہے بے سود ہے بے سود ہے

پہلے وہ اللہ کے محبوب کو راضی کرے
جس کسی کو بھی رضا اللہ کی مقصود ہے

بس خدا ہی جانتا ہے مصطفےٰ ﷺ کی شان کو
ہم بتائیں کیا ہماری عقل تو محدود ہے

جس کے دل میں سرورِ کونین کی عظمت نہیں
بارگاہِ ایزدی میں ہاں وہی مردود ہے

❑❑

مصطفٰے ﷺ نور والے

تِرا رُتبہ بعد از خدا نور والے
ہے دینا میں سب سے بڑا نور والے

یہ مانا کہ میں ہوں بُرا نور والے
مگر ہوں تِرا میں تِرا نور والے

مہ و مہر و انجم میں جو روشنی ہے
تِرے نور کی ہے عطا نور والے

مِری قبر میں نور ہی نور ہوگا
جب آئیں گے وہ مصطفٰے ﷺ نور والے

جو تجھ سے جدا ہے وہ رب ہے جدا ہے
وہ رب کا ہے جو ہے تِرا نور والے

□□

زیست کا پیغام

گردش میں دورِ گردشِ ایام آ گیا
جب مصطفےٰ ﷺ کا لب پہ مرے نام آ گیا

سُن کر نبی ﷺ کا نام میں پڑھ لیتا تھا درود
محشر میں بس یہ کام مِرے کام آ گیا

جا کر لحد میں آج ملیں گے حضور ﷺ سے
موت آئی گویا زیست کا پیغام آ گیا

رحمت نے رب کی بڑھ کے سہارا دیا مجھے
جب گرتے گرتے لب پہ تِرا نام آ گیا

ہوجائے گی حیات مِری رازؔ کامیاب
گر اُن کے عاشقوں میں مرا نام آ گیا

وُسعتِ علمِ نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

سب زمینوں کی خبر سب آسمانوں کی خبر
مصطفٰے صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو دی ہے رب نے کُل جہانوں کی خبر

کون ہے آیا کہاں سے اور طلب ہے کیا اُسے
اُن کو ہے اپنے تمامی میہمانوں کی خبر

ہم سے صحرائے مدینہ کی ہی باتیں کیجیئے
ہم کو مت دیجے جہاں کے گلستانوں کی خبر

بھیج کر جُبّہ قرن آقا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے یہ بتلا دیا
ہم رکھا کرتے ہیں اپنے سب دِوانوں کی خبر

کون سمجھے گا جہاں میں وُسعتِ علمِ نبی ﷺ
ہیں زمیں پر دے رہے ہیں آسمانوں کی خبر

کیسے ناداں ہیں کہ علمِ غیب کا انکار ہے
مان لیتے ہیں مگر سائنسدانوں کی خبر

یہ تو کردارِ عمر تھا ورنہ آدھی رات کو
کون لیتا ہے رعایا کے مکانوں کی خبر

❑❑

کردارِ مصطفٰے ﷺ

ایمان کا مزہ وہ کبھی پائے گا نہیں
سرکار ﷺ کے فراق میں جو غمزدہ نہیں

ایمان اُس بشر کا مکمل ہوا نہیں
جو جان و دل سے ذاتِ نبی ﷺ پر فدا نہیں

اِس آئینے میں دیکھ کے خود کو سنوار لو
کردارِ مصطفٰے ﷺ سا کوئی آئینہ نہیں

آقا ﷺ کے اُمّی ہونے کا اعجاز دیکھئے
سب کو پڑھا دیا ہے کسی سے پڑھا نہیں

پیارا خدا کو یوں تو ہے ہر اِک نبی ﷺ مگر
محبوب مصطفٰے ﷺ سا کوئی دوسرا نہیں

یہ جسم و جان قلب و نظر مال و ذر یہ گھر
سب مِلک آپ کی ہے شہا کچھ مِرا نہیں

کیا باتیں لامکاں میں کیں رب نے حضور ﷺ سے
یہ رازؔ وہ ہے جس کو کوئی جانتا نہیں

❑❑

مالک ومختار

نبیوں میں سب سے آخری سرکار آپ ہیں
پھر بھی تمام نبیوں کے سردار آپ ہیں

محشر میں عاصیوں کے طرفدار آپ ہیں
سرکار غم کے ماروں کے غم خوار ہیں

جو چاہیں جس کو چاہیں عطا کر دیں یا نبی ﷺ
دونوں جہاں کے مالک و مختار آپ ہیں

رب نے ہر اِک سے پہلے بنایا ہے آپ کو
یعنی خدا کے اوّلیں شہکار آپ ہیں

دنیا ہو جاں کنی ہو لحد ہو کہ روزِ حشر
ہم کو ہر اِک مقام پہ درکار آپ ہیں

دنیا میں بھی ہماری مدد آپ ہی نے کی
محشر میں بھی ہمارے مددگار آپ ہیں

لَو اپنی آپ ہی سے لگائی ہے رازؔ نے
اِس غمزدہ کے مونس و غمخوار آپ ہیں

❐❐

مکّہ

جہاں کی دید اہلِ عشق کا مقصود وہ مکّہ
جہاں سے دور رہ کر زندگی بے سود وہ مکّہ

جہاں ہیں رحمتیں مولا کی لا محدود وہ مکّہ
جہاں ہے گھر خدائے پاک کا موجود وہ مکّہ

جہاں سب لوگ جاتے ہیں گناہوں کی تلافی کو
جہاں ہو جاتی ہے ہر اک خطا مفقود وہ مکّہ

جہاں جاری ہے ہر دم رحمت و انوار کی بارش
جہاں کے روز و شب کی ہر گھڑی مسعود وہ مکّہ

جہاں غمگیں دلوں کو مستقل آرام ملتا ہے
جہاں تسکین پائیں قلبِ درد آلود وہ مکّہ

جہاں داخل نہیں ہوگا قیامت تک کوئی فتنہ
جہاں جانے سے ہے دجال بھی مسدود وہ مکّہ

جہاں اے رازؔ بھرتی ہے ہر اِک انسان کی جھولی
جہاں سب کو نوازے ہے مِرا معبود وہ مکّہ

❒❒

مناقب

صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ

صحابہ میں بڑے ذی مرتبہ صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ ہیں
ہر اِک سے بڑھ کے بعد از مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ ہیں

نظر آتی ہے جس میں سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت
صفا و صدق کا وہ آئینہ صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ ہیں

بُلائے گا جنہیں جنت کا ہر اک باب محشر میں
قسم اللہ کی وہ باصفا صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ ہیں

جہاں میں ہے تلاشِ صدق جن کو غور سے سُن لیں
صداقت کے نگر کا راستہ صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ ہیں

وہ ہجرت ہو کہ غارِ ثور ہو یا کوئی غزوہ ہو
ہر اِک لمحہ قریبِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ ہیں

جہاں آرام فرما ہیں جنابِ سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
برابر میں وہیں جلوہ نما صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ ہیں

ابوبکر و عمر عثمان و حیدر رضی اللہ عنہم

نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذاتِ اقدس کے ہیں مظہر
ہیں بعد از مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر اِک سے بڑھکر
تمامی اہلِ ایماں کے ہیں رہبر
حیا صدق و صفا ہمت کے پیکر
ابوبکر و عمر عثمان و حیدر رضی اللہ عنہم

ملی صدیق رضی اللہ عنہ کو رب سے صداقت
عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے پائی عدالت
حیا عثماں رضی اللہ عنہ کی حیدر رضی اللہ عنہ کی ولایت
ہیں چاروں علم و عرفاں کے سمندر
ابوبکر و عمر عثمان و حیدر رضی اللہ عنہم

نبی ﷺ صدیق رضی اللہ عنہ کے داماد بھی ہیں
عمر رضی اللہ عنہ بھی اِس سعادت سے غنی ہیں
علی رضی اللہ عنہ ، عثمان رضی اللہ عنہ دامادِ نبی ﷺ ہیں
یہ چاروں ہیں عزیزانِ پیمبر ﷺ
ابوبکر و عمر عثمان و حیدر رضی اللہ عنہم

وہ میداں چاہے جنگِ بدر کا ہو
وہ خیبر یا اُحد کا معرکہ ہو
کہیں بھی کوئی غزوہ ہو رہا ہو
نبی ﷺ کے ساتھ رہتے ہیں برابر
ابوبکر و عمر عثمان و حیدر رضی اللہ عنہم

گھڑی وہ صبح کی یا شام کی ہو
گھڑی وہ نیند کی آرام کی ہو
گھڑی چاہے کسی بھی کام کی ہو
فدا ہیں ہر گھڑی شاہِ زمن ﷺ پر
ابوبکر و عمر عثمان و حیدر رضی اللہ عنہم

بھرم اسلام کا کافی ہے اِن سے
نبی ﷺ راضی خدا راضی ہے اِن سے
چمن میں دیں کے شادابی ہے اِن سے
فضا اسلام کی اِن سے معطر
ابوبکر و عمر عثمان و حیدر رضی اللہ عنہم

جو ہیں علمائے حق وہ اِن کے قائل
ولی اللہ اِن کی سمت مائل
بتائے رازؔ کیا اِن کے فضائل
ہیں عالی مرتبت عالی مقدر
ابوبکر و عمر عثمان و حیدر رضی اللہ عنہم

❒❒

نذرانہ عقیدت کا

خوشا قسمت کہ پھر سے وقت آیا ہے مسرت کا
علی رضی اللہ عنہ والو ! مناؤ جشن مولا کی ولادت کا

علی کے گھر میں زہرہ ہیں حسن ہیں شاہِ کربل رضی اللہ عنہم ہیں
علی کے گھر میں لوگوں کو گماں ہوتا ہے جنت کا

شجاعت سے بھرم ہوتا ہے انساں کا زمانے میں
مگر مولا علی سے ہے بھرم قائم شجاعت کا

علی کو چھوڑ کر کوئی نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پا نہیں سکتا
خدا شاہد، علی رستہ ہیں دربارِ رسالت کا

بڑا احسان ہو مولا اگر مقبول فرمائیں
کیا ہے رازؔ نے جو پیش نذرانہ عقیدت کا

□□

خدا کے شیر

نبی ﷺ سے فیض کا کرتے ہیں اکتساب علی رضی اللہ عنہ
جو آفتاب نبی ﷺ ہیں تو ماہتاب علی رضی اللہ عنہ

ہر ایک شان میں یکتا و لاجواب علی رضی اللہ عنہ
خدا کے شیر ولایت کے آفتاب علی رضی اللہ عنہ

کبھی سوار ہیں دوشِ رسولِ اکرم ﷺ پر
کبھی رسول ﷺ کے بستر پہ محوِ خواب علی رضی اللہ عنہ

تمہارا چہرہ محبت سے گر کوئی دیکھے
قسم خدا کی ملے گا اسے ثواب علی رضی اللہ عنہ

تمہارا بغض ہے جس دل میں وہ منافق ہے
ہے اُس کی دنیا بُری آخرت خراب، علی رضی اللہ عنہ

تمہیں خدا نے بنایا امام ولیوں کا
تمام اولیاء تم سے ہیں فیضیاب علی رضی اللہ عنہ

کبھی کہا اُنہیں سرکار صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ''علی مولا''
کبھی پُکارا محبت سے ''بو تُراب علی'' رضی اللہ عنہ

بنانے کے لئے مولا تمام اُمت کا
کیا ہے آپ کا آقا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے انتخاب علی رضی اللہ عنہ

نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے باغ کا ہر پھول خوب ہے لیکن
تمام پھولوں میں سب سے حسیں گلاب علی رضی اللہ عنہ

❑❑

محبت علی رضی اللہ عنہ کی ہے

کتنی عظیم بزم یہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی ہے
کھُل کر مناؤ جشن، وِلادت علی رضی اللہ عنہ کی ہے

کتنی بلند مسندِ رفعت علی رضی اللہ عنہ کی ہے
قرآن کی زبان پہ مدحت علی رضی اللہ عنہ کی ہے

ایمان کی ہے سب کو ضرورت جہان میں
ایماں کو سچ کہوں تو ضرورت علی رضی اللہ عنہ کی ہے

گمراہ کیا کریں گی یہ باطل کی ظلمتیں
روشن دلوں میں شمعِ ہدایت علی رضی اللہ عنہ کی ہے

مولا علی رضی اللہ عنہ کا بغض علامت ہے کفر کی
ایمان کا ثبوت محبت علی رضی اللہ عنہ کی ہے

باغِ نبی ﷺ علی رضی اللہ عنہ کے لہو سے ہے پُر بہار
اس کے ہر ایک پھول میں رنگت علی رضی اللہ عنہ کی ہے

پائی علی رضی اللہ عنہ کے گھر سے ہی اِس نے حیاتِ نو
اسلام آج زندہ بدولت علی رضی اللہ عنہ کی ہے

ہم لوگ روزِ حشر بھی ہوں گے علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ
دل میں ہمارے رازؔ محبت علی رضی اللہ عنہ کی ہے

❒❒

درسِ کربل

مال و دولت کے لئے اور نہ حکومت کے لئے
سر دیا سبطِ پیمبر ﷺ نے شریعت کے لئے

بغض سرکار ﷺ کی اولاد سے رکھنے والو !
حشر میں ترسو گے آقا ﷺ کی شفاعت کے لئے

اُن کی پاکی کی بھلا ہم کیا دلیلیں دیں گے
خود ہے قرآن سند جن کی طہارت کے لئے

ایک قرآنِ مبیں ایک نبی ﷺ کی عترت
بس یہی دو ہے اِس امت کی ہدایت کے لئے

ہائے سہ روز سے وہ لوگ ہیں بھوکے پیاسے
جن کی مشتاق ہے جنت بھی ضیافت کے لئے

ہم کو شبیر رضی اللہ عنہ کے کردار میں ڈھلنا ہوگا
دہر میں اپنی شریعت کی حفاظت کے لئے

اپنے بچوں کو پڑھایا کرو درسِ کربل
فائدہ مند ہے ایمان کی قوت کے لئے

کاش محشر میں یہی کام مِرے آجائیں
شعر کہتا ہوں جو شبیر رضی اللہ عنہ کی مدحت کے لئے

رازؔ دل میں ہے مِرے الفتِ آلِ سرور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم
ہے یہی توشہ مِرے پاس قیامت کے لئے

❒❒

عزّ و شانِ اہلبیت

جب لعینوں نے بگاڑا دین کی تصویر کو
مذہبِ اسلام نے آواز دی شبیر رضی اللہ عنہ کو

ابنِ حیدر رضی اللہ عنہ نے چلا کر حیدری شمشیر کو
ٹکڑے ٹکڑے کردیا ہے کفر کی زنجیر کو

اپنی ناکامی کی حد پر ظلم جب رونے لگا
مسکرانا پڑگیا پھر اصغرِ بے شیر کو

گر سمجھنا چاہتے ہو عزّ و شانِ اہلِ بیت
کھول کر قرآن پڑھ لو آیۂ تطہیر کو

وہ کسی مسلک کسی بھی سلسلے کا پیر ہو
کربلا سے مل رہا ہے فیض ہر اِک پیر کو

ہوگیا تحلیل اس غم میں مِرا ہر ایک غم
دل میں جس دن سے بسایا ہے غمِ شبیر رضی اللہ عنہ کو

□□

غمِ شبیر رضی اللہ عنہ

چراغِ طیبہ و شمعِ حرم کا کیا کہنا
شبیہہِ حضرتِ شاہِ اُمم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کیا کہنا

نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی گود میں گزرا ہے بچپنا اس کا
مِرے حسین رضی اللہ عنہ کے ناز و نعم کیا کہنا

ہے دوجہاں کی خوشی کا سبب غمِ شبیر رضی اللہ عنہ
یہ غم ہو دل میں تو پھر ایسے غم کا کیا کہنا

بدل دی آپ نے پل بھر میں زندگی حُر کی
حسینِ پاک رضی اللہ عنہ کی چشمِ کرم کا کیا کہنا

ادب سے اولیاء چلتے ہیں سر کے بل اِس پر
مِرے حسین رضی اللہ عنہ کے نقشِ قدم کا کیا کہنا

جو کربلا سے مدینے کا نور بانٹتا ہے
بلالؔ ایسے چراغِ حرم کا کیا کہنا

شبیر رضی اللہ عنہ پہ قربان ہے

کیا بتاؤں فاطمہ کے لال کی کیا شان ہے
رشک جس پر کرتے ہیں قدسی یہ وہ انسان ہے

در حقیقت اُس کی الفت حاصلِ ایمان ہے
وہ حسین ابنِ علی جو مصطفٰے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جان ہے

کل نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دین پر شبیر رضی اللہ عنہ قرباں ہو گئے
آج یہ سارا جہاں شبیر رضی اللہ عنہ پر قربان ہے

جو خدا کی راہ میں مارے گئے زندہ ہیں وہ
دیکھ لو قرآن میں اللہ کا فرمان ہے

میں نے مانا دین کی پہچان کلمہ ہے مگر
عشقِ اہلِ بیت کا ایمان کی پہچان ہے

تیری خاطر گھر کا گھر قربان اپنا کردیا
تجھ پہ اے اسلام یہ شبیر رضی اللہ عنہ کا احسان ہے

اُمّتِ خیر الورٰی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی رہنمائی کے لئے
اہلبیتِ مصطفٰے صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہیں دوسرا قرآن ہے

رازؔ یہ تھا حوصلہ بس حضرتِ شبیر رضی اللہ عنہ کا
لاشیں بیٹوں کی اُٹھانا ورنہ کیا آسان ہے

❐❐

رحمت حسین رضی اللہ عنہ ہیں

تاریکیوں میں شمعِ ہدایت حسین رضی اللہ عنہ ہیں
زحمت ہے گر یزید تو رحمت حسین رضی اللہ عنہ ہیں

وہ جس نے کی ہے حق کی حمایت حسین رضی اللہ عنہ ہیں
باطل پہ جس نے ڈھائی قیامت، حسین رضی اللہ عنہ ہیں

زہرہ سلام اللہ علیہا کے نورِ عین ہیں حیدر رضی اللہ عنہ کے لاڈلے
قلبِ رسولِ پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی راحت حسین رضی اللہ عنہ ہیں

جن کو کہا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ یہ دو ہیں میرے پھول
حضرت حسن رضی اللہ عنہ ہیں دوسرے حضرت حسین رضی اللہ عنہ ہیں

ہم کو اِسی لئے ہے محبت حسین رضی اللہ عنہ سے
اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت حسین رضی اللہ عنہ ہیں

شمر و یزید جیتے جی برباد ہوگئے
ہوکر شہید اب بھی سلامت حسین رضی اللہ عنہ ہیں

پھر سے اُٹھا رہی ہے سر اپنا یزیدیت
اِس دورِ پُر فتن کی ضرورت حسین رضی اللہ عنہ ہیں

یہ وقت کے یزید مٹائیں گے کیا اِسے
دینِ رسولِ پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی طاقت حسین رضی اللہ عنہ ہیں

باطل کا اور نفاق کا عنوان ہے یزید
ایمان و حق کی رازؔ علامت حسین رضی اللہ عنہ ہیں

❑❑

شبیر رضی اللہ عنہ کی محفل

حُسین ابنِ علی رضی اللہ عنہما کے واسطے پانی کہاں کم ہے
اُنہیں کا حوضِ کوثر ہے اُنہیں کا چاہِ زم زم ہے

فضیلت اس لئے کرب و بلا تیری مُسلّم ہے
کہ تجھ میں راکبِ دوشِ شہنشاہِ دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے

یہ اہلبیت ہیں گر یہ کسی سے ہوگئے برہم
نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی اُس سے برہم ہیں خدا بھی اُس سے برہم ہے

اِدھر سارے حسینی ہیں اُدھر سارے یزیدی ہیں
اِدھر قصرِ جناں ہے اور اُدھر نارِ جہنم ہے

شجاعت کا، عبادت کا، شہادت کا، تلاوت کا
زمینِ کربلا اِن چار دریاؤں کا سنگم ہے

شہیدانِ محبت سے کہیں گی حشر میں حوریں
شہیدو ! آؤ جنت میں تمہارا خیر مقدم ہے

کٹا کر اپنے سر کو ہم شریعت کو بچائیں گے
علی رضی اللہ عنہ کے گھر کے ہر بچے کا یہ عزمِ مصمّم ہے

یوں ہی کرتے رہیں گے ہم بپا شبیر رضی اللہ عنہ کی محفل
بدن میں رازؔ جب تک جاں ہے دم میں جب تلک دم ہے

❒❒

فیض ہے شبیر رضی اللہ عنہ کا

وقت آیا از سرِ نو دین کی تعمیر کا
چل دیا طیبہ سے کربل قافلہ شبیر رضی اللہ عنہ کا

فیض خواجہ کا ہو یا بغداد والے پیر رحمۃ اللہ علیہما کا
فیض جس کے پاس ہے وہ فیض ہے شبیر رضی اللہ عنہ کا

مِٹ گیا سارا تکبر حُرملہ کے تیر کا
جس گھڑی دیکھا تبسم اصغرِ بے شیر کا

آپ کے خطبے سے زینب کانپ اُٹھا قصرِ یزید
کام لفظوں سے لیا ہے آپ نے شمشیر کا

صبر والے اور بھی دنیا میں ہیں تو پھر بھی رازؔ
سب سے اونچا صبر کا معیار ہے شبیر رضی اللہ عنہ کا

❑❑

رباعیات

حمدیہ رباعی

حکومت ہے تری

خالق ہے تو ہی سب کا یہ خلقت ہے تِری
جس سمت بھی دیکھو وہ ریاست ہے تِری
ہر چیز تِرے قبضے میں ہے میرے خدا
کونین کی ہر شے پہ حکومت ہے تِری

❑❑

قدرت ہے تِری

بے شک ہے قوی تو بڑی قوت ہے تِری
ہر چیز کو گھیرے ہوئے قدرت ہے تِری
انسان کرے کوششیں کتنی ہی مگر
ہوتا ہے وہی جس میں مشیّت ہے تِری

❑❑

غفار ہے تو

میں طالبِ امداد، مددگار ہے تو
سب عیب چھپا لے مرے، ستّار ہے تو
مجرم ہوں ترا مجھ کو ہے اقبالِ جرم
محشر میں مگر بخش دے غفّار ہے تو

◻◻

رحمت ہے تری

حاصل جو ہر اک ہم کو یہ نعمت ہے ترِی
یہ تیرا کرم ہے یہ عنایت ہے ترِی
سر تا پا خطاکار ہیں ہم پھر بھی مگر
دیتا ہے ہمیں رزق یہ رحمت ہے ترِی

◻◻

نعتیہ رباعی

اخلاق و کمالات میں اعلیٰ ہیں نبی ﷺ
بے مثل ہیں بے عیب بے ہمتا ہیں نبی ﷺ
وہ حسن ہو یا عدل و کرم علم و عطا
اپنے سبھی اوصاف میں یکتا ہیں نبی ﷺ

❑❑

رحمت ہیں نبی ﷺ

دنیا میں اگر قاسمِ نعمت ہیں نبی ﷺ
تو حشر میں مختارِ شفاعت ہیں نبی ﷺ
قرآن نے بخشا ہے عقیدہ یہ ہمیں
جتنے ہیں جہاں سب کی رحمت ہیں نبی ﷺ

❑❑

ایمان کی پہچان

شبیر رضی اللہ عنہ عجب شان و فضیلت ہے تِری
قرآن میں مذکور طہارت ہے تِری
اسلام کی پہچان ہے کلمہ لیکن
ایمان کی پہچان محبت ہے تِری

❐❐

حُسین رضی اللہ عنہ

حق گو ہے اور حق کا شناسا ہے حُسین رضی اللہ عنہ
افسوس نہیں تم کو کہ پیاسا ہے حُسین رضی اللہ عنہ
کچھ پاس ہی کر لو اے لعینو ! اِس کا
سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا نواسا ہے حُسین رضی اللہ عنہ

❐❐

سبطِ پیمبر صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

شبیر رضی اللہ عنہٗ سبھی لعل و گہر دیتے ہیں
قربان یہ گھر دین پہ کر دیتے ہیں
یہ سبطِ پیمبر صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہیں سُن اے فوجِ یزید
یہ ہاتھ نہیں دیتے ہیں سر دیتے ہیں

❑❑

ایمان کی مضبوط عمارت رکھنا
آقا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے صحابہ سے عقیدت رکھنا
گر چاہیئے فردوس میں رہنے کو مکاں
سرکار صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی عترت سے محبت رکھنا

❑❑

پانچ ارکان

دنیا میں سدا رکھنا اِنہیں اپنے ساتھ
یہ ہوں گے تو مل جائے گی محشر میں نجات
اسلام کی بنیاد کے ہیں پانچ ارکان
توحید نماز و روزہ حج و زکات

❑❑

قطعات

نہ تھا کہیں پہ بھی کچھ اُن کے نور سے پہلے
نبی ﷺ تھے دونوں جہاں کے ظہور سے پہلے
تھے کائنات سے پہلے مِرے حضور ﷺ مگر
یہ کائنات نہیں تھی حضور ﷺ سے پہلے

❑❑

سکوں، آرام، تسکیں، چین، راحت ہے مدینے میں
کہیں پر جو نہ پاؤ گے وہ دولت ہے مدینے میں
سمجھ میں ہی نہیں آیا کسی کو رازؔ یہ اب تک
ہے جنت میں مدینہ یا کہ جنت ہے مدینے میں

❑❑

مجبوروں بے کسوں کا مددگار کون ہے
غمگین سارے لوگ ہیں غم خوار کون ہے
سب ڈھونڈتے ہیں حشر میں سرکار کو مگر
سرکار ﷺ ڈھونڈتے ہیں گنہگار کون ہے

❑❑

قدر بڑھ جائے گی تِری بخدا
اُن کے قدموں کی دھول بن کر دیکھ
تیرا بن جائے گا غلام جہاں
تو غلامِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم بن کر دیکھ

❑❑

بھلے ہی کتنا اچھا ہو مگر اچھا نہیں لگتا
مدینے کی طرح کوئی نگر اچھا نہیں لگتا
بہ مجبوری چلے آتے ہیں واپس اپنے گھر لیکن
مدینہ دیکھنے کے بعد گھر اچھا نہیں لگتا

❑❑

دل و نگاہ میں طیبہ بسا کے دیکھو تو
جہاں کی فکروں سے دامن چھڑا کے دیکھو تو
تمام دنیا کو تم رازؔ بھول جاؤ گے
نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے شہر میں اک بار جا کے دیکھو تو

❑❑

حجر سلام کریں اور شجر کرے سجدہ
یہ معجزات رسولِ خدا ﷺ کے دیکھو تو
پلٹ کے آگیا سورج، قمر ہوا ٹکڑے
اشارے تم یہ مِرے مصطفیٰ ﷺ کے دیکھو تو

❑❑

نہیں ہے کوئی اِسے آفتاب سے نسبت
کہاں چراغ ذرا سا کہاں بھلا سورج
ادا میں کیسے کروں مدحتِ رسول ﷺ کا حق
کہ فن چراغ ہے اور نعتِ مصطفیٰ ﷺ سورج

❑❑

منتظر نیک و خطا کار نبی ﷺ کے ہوں گے
حشر میں سب ہی طلبگار نبی ﷺ کے ہوں گے
بس خدا اُن کو ہی جنت میں کرے گا داخل
رازؔ جو لوگ وفادار نبی ﷺ کے ہوں گے

❑❑

میں کیا بتاؤں کہ کیا ہے جنابِ طیبہ میں
کھُلا ہے راحت و فرحت کا باب طیبہ میں
کسک، ملال، الم، درد، یاس، بے چینی
ہے ہر مرض کی دوا دستیاب طیبہ میں

❑❑

یہ شبِ اسرٰی انہیں آئی ندا
پاس آئیں فاصلہ اچھا نہیں
"لن ترانی" تھی وہ موسیٰ کے لیے
آپ آئیں آپ سے پردہ نہیں

❑❑

یہ ادب بھی رب نے سکھلایا ہمیں
پیشِ آقا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم بولنا اونچا نہیں
حکمِ رب ہے اُن سے "اُنظُرنا" کہو
مومنو! تم "راعنا" کہنا نہیں

❑❑

فضائے شہرِ شاہِ دیں سرورِ قلب و سینہ ہے
وہاں پر برکت و انوار و رحمت کا خزینہ ہے
نبی ﷺ کے شہر جیسا شہر دنیا میں نہیں کوئی
ہے افضل مکہ بھی لیکن مدینہ پھر مدینہ ہے

❑❑

تمامی انبیاء سرکار کی عظمت کے قائل ہیں
صحابہ بھی رسولِ محترم ﷺ کی سمت مائل ہیں
خدا سے ایسی دولت پائی ہے سرکارِ بطحا نے
سلاطینِ جہاں بھی آپ کی چوکھٹ کے سائل ہیں

❑❑

لگالو اِس سے اندازہ حیاتِ مصطفٰے ﷺ کا تم
جو مر جائے نبی ﷺ کے نام پر وہ مر کے بھی زندہ
جب اُن پر مرنے والا بعد مرنے کے بھی زندہ ہے
بتاؤ پھر بھلا کیوں کر نہ ہوں میرے نبی ﷺ زندہ
میں سُنّی ہوں خدا کے فضل سے میرا عقیدہ ہیں
خدا کے سب نبی زندہ، علی زندہ، ولی زندہ

❑❑

سادگی کا سرورِ عالم ﷺ کی منظر دیکھئے
ہاتھ کا تکیہ چٹائی کا ہے بستر دیکھئے
جس کی خاطر خلق فرمائے خدا نے دو جہاں
اُس نبی ﷺ نے پیٹ پر باندھے ہیں پتھر دیکھئے

□□

ثبوت دینا تھا دنیا کو تیری قدرت کا
کہ ڈوبا شمس پھرانا تو اک بہانہ تھا
وہ چاہتا تو نہ سورج کو ڈوبنے دیتا
مگر خدا کو تصرف ترا دکھانا تھا

□□

فاروق و علی رضی اللہ عنہما جیسی ہمت دے ہمیں یارب
عثماں رضی اللہ عنہ سی حیا سوزِ صدیق رضی اللہ عنہ عطا کر دے
ہم جان کریں قرباں ناموسِ رسالت پر
سرکار ﷺ پہ مرنے کی توفیق عطا کر دے

□□

تضمینات

تضمین براشعار امام احمد رضاؔ خاں فاضلِ بریلوی رحمۃ اللہ علیہ

جائیں گے کیوں یہ آپ کے سائل یہاں وہاں
خیرات دے کے آپ ہی بھرتے ہیں جھولیاں
ہم ہیں فقیر آپ شہنشاہِ دو جہاں
''سرکار ہم گنواروں میں طرزِ ادب کہاں
ہم کو تو بس تمیز یہی بھیک بھر کی ہے''

❑❑

آکر وہاں فرشتے بصد عزّو احترام
کرتے ہیں پیش سرورِ کونین کو سلام
جاری رہے گا حشر تلک رب کا یہ نظام
''ستر ہزار صبح ہیں ستر ہزار شام
یوں بندگی زلف و رُخ آٹھوں پہر کی ہے''

❑❑

اشجار ٹھنڈی ہوا دیں، یہ کچھ نہ دیں
منصف عدالتوں میں سزا دیں، یہ کچھ نہ دیں
عیسیٰ علیہ السلام بحکمِ ربی شفا دیں، یہ کچھ نہ دیں
''حاکم حکیم داد دوا دیں، یہ کچھ نہ دیں
مردود ! یہ مراد کس آیت خبر کی ہے''

❑❑

دنیا کے رازؔ سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ہیں وا
رب نے عطا کیا ہے اُنہیں علم غیب کا
سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جانتے ہیں مرے دل کا مدعا
''جن جن مرادوں کے لئے احباب نے کہا
پیشِ خبیر کیا مجھے حاجت خبر کی ہے''

❑❑

تضمین بر کلام استادِ زمن، حضرت حسنؔ رضا بریلوی شاگردِ رشید حضرت داغؔ دہلوی

شک نہیں اس میں کہ جنت ہے مکانِ اہلبیت
زینتِ خلدِ بریں ہے ہر جوانِ اہلبیت
جائیں گے جنت میں سارے عاشقانِ اہلبیت
"باغ جنت کے ہیں بہرِ مدح خوانِ اہلبیت
تم کو مژدہ نار کا اے دشمنانِ اہلبیت"

ایسی حرمت والا دنیا میں ہے کوئی گھر کہاں
طیب و طاہر جسے فرمائے ربِّ دو جہاں
یہ ہے شانِ اہلبیتِ سرورِ کون و مکاں
"اُن کی پاکی کا خدائے پاک کرتا ہے بیاں
آیۂِ تطہیر سے ظاہر ہے شانِ اہلبیت"

فاسق و فاجر کی بیعت ہائے کیا اندھیر ہے
آلِ احمد سے عداوت ہائے کیا اندھیر ہے
بھوکے پیاسوں پر یہ شدت ہائے کیا اندھیر ہے
''کس شقی کی ہے حکومت ہائے کیا اندھیر ہے
دن دہاڑے لُٹ رہا ہے کاروانِ اہلبیت''

جو نبی ﷺ کا لال جانِ حیدرِ کرار ہے
کر لو دید اُس کی وہ رن میں جانے کو تیار ہے
آہ ! فرقت کی گھڑی یہ کس قدر دشوار ہے
''فاطمہ کے لاڈلے کا آخری دیدار ہے
حشر کا ہنگامہ برپا ہے میانِ اہلبیت''

منہ تعجب سے ہیں سب جنّ و بشر کھولے ہوئے
منتظر غلمان ہیں جنت کے در کھولے ہوئے
بہرِ دید آتے ہیں قدسی اپنے پر کھولے ہوئے
''حوریں بے پردہ نکل آئی ہیں سر کھولے ہوئے
آج کیسا حشر ہے برپا میانِ اہلبیت''

سب سے بڑھکر مرتبے میں ہے اُنہیں کا گھر بلند
ہوگئے کچھ اور وہ سر اپنا کٹوا کر بلند
سر بکف جو رن میں آئے ہوگئے وہ سربلند
''سر شہیدانِ محبت کے ہیں نیزوں پر بلند
اور اونچی کی خدا نے قدر و شانِ اہلبیت''

ضرب باطل پر لگائی پاک جانیں بیچ کر
کفر کی مینار ڈھائی پاک جانیں بیچ کر
دین کی عظمت بچائی پاک جانیں بیچ کر
''دولتِ دیدار پائی پاک جانیں بیچ کر
کربلا میں خوب ہی چمکی دکانِ اہلبیت''

تم نے دھوکا اہلبیتِ مصطفٰے صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو جو دیا
ظلم کی یہ داستاں جس نے سُنی وہ رو دیا
میزبانی کا بھروسا آج تم نے کھو دیا
''زخم کھانے کو تو آبِ تیغ پینے کو دیا
خوب دعوت کی بلاکر دشمنانِ اہلبیت''

حق کو دے کر تقویت، باطل کو رسوا کرگئے
کرکے روشن شمعِ دیں ہر سو اُجالا کرگئے
سر کٹا کر پرچمِ اسلام اونچا کرگئے
''اپنا سودا بیچ کر بازار سونا کرگئے
کون سی بستی بسائی تاجدرانِ اہلبیت''

ذکرِ اہلبیت جب کرتے ہیں ہم اہلِ سُنن
رحمتیں بڑھ کر ہمارا چوم لیتی ہیں دہن
رازؔ یہ بتلاگئے دنیا کو استادِ زمن
''بے ادب گستاخ فرقے کو سنا دے اے حسنؔ
یوں کہا کرتے ہیں سُنی داستانِ اہلبیت''

❏❏

تضمین بر سلام اعلیٰ حضرت امام احمد رضاؔ بریلوی رحمۃ اللہ علیہ

ماہِ چرخِ نبوت پہ لاکھوں سلام
آفتابِ رسالت پہ لاکھوں سلام
مظہرِ شانِ قدرت پہ لاکھوں سلام
''مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام
شمعِ بزمِ ہدایت پہ لاکھوں سلام''

تیرگی چھٹ گئی چمکا طیبہ کا چاند
ہوگئی روشنی چمکا طیبہ کا چاند
پاک دنیا ہوئی چمکا طیبہ کا چاند
''جس سہانی گھڑی چمکا طیبہ کا چاند
اُس دل افروز ساعت پہ لاکھوں سلام''

مُصطفیٰ ﷺ زینتِ لالہ زارِ حرم
عظمتِ شہرِ طیبہ، وقارِ حرم
رونقِ باغِ جنت، بہارِ حرم
''شہریارِ اِرم، تاجدارِ حرم
نو بہارِ شفاعت پہ لاکھوں سلام''

رب نے دنیا کا مالک اُنہیں کر دیا
پھر بھی اُن کے شکم پر ہے پتھر بندھا
فقر و صبر و رضا مرحبا مرحبا
''کُل جہاں مِلک اور جَو کی روٹی غذا
اُس شکم کی قناعت پہ لاکھوں سلام''

جو سدا کرتے ہیں حکمِ رب کا بیاں
غیب کی جِن سے باتیں ہوئی ہیں عیاں
ایسے ہونٹوں کی کیا ہوں بیاں خوبیاں
''پتلی پتلی گُلِ قدس کی پتّیاں
اُن لبوں کی نزاکت پہ لاکھوں سلام''

آپ نے نردھنوں کو دھنی کر دیا
جو بھی مانگا عنایت وہی کر دیا
کتنا ہم پر کرم یا نبی ﷺ کر دیا
''ہاتھ جس سمت اُٹھا غنی کر دیا
موجِ بحرِ سخاوت پہ لاکھوں سلام''

جن کے صدقے میں ساری یہ دنیا بنی
دونوں عالم کی جن کو حکومت ملی
جن کو رب سے عطا ہر فضیلت ہوئی
''جن کے سجدے کو محرابِ کعبہ جھُکی
اُن بھوؤں کی لطافت پہ لاکھوں سلام''

عرش سے فرش تک جس کا چرچا رہا
ہر نبی ﷺ سے سوا جس کا رتبہ رہا
جس کا سر سارے اونچوں سے اونچا رہا
''جس کے ماتھے شفاعت کا سہرا رہا
اُس جبینِ سعادت پہ لاکھوں سلام''

سیدُ الانبیا، شاہِ جنّ و بشر
اپنی اُنگلی سے کر دیں اشارہ اگر
چاند سورج بھی گردش میں آئیں نظر
''صاحبِ رجعتِ شمس، شقّ القمر
نائبِ دستِ قدرت پہ لاکھوں سلام''

کس پہ آقا کی رحمت کا سایا نہیں
ابرِ لطف و کرم کس پہ برسا نہیں
اُن کا صدقہ بھلا کس نے پایا نہیں
''ایک میرا ہی رحمت میں دعویٰ نہیں
شاہ کی ساری امت پہ لاکھوں سلام''

رحمتوں کا سبب ان کی آمد ہو اور
دستہ بستہ ہوں سب ان کی آمد ہو اور
بھیجے صلوات رب ان کی آمد ہو اور
''کاش محشر میں جب اُنکی آمد ہو اور
بھیجیں سب اُنکی شوکت پہ لاکھوں سلام''

جنّ و انسان و عرشی کہیں ہاں رضاؔ
مل کے سارے ہی سنّی کہیں ہاں رضاؔ
رازؔ ادنیٰ و عالی کہیں ہاں رضاؔ
''مجھ سے خدمت کے قدسی کہیں ہاں رضاؔ
مصطفٰے صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام''

HO NIGAH-E-KARAM

By

Bilal Raaz

بلال رازؔ نے جس ماحول، جس معاشرہ اور جس گھرانے میں اپنی آنکھیں کھولیں وہاں اعلیٰ حضرت اور انکے برادر اصغر مولانا حسنؔ رضا خاں اور دیگر بزرگوں کے نعتیہ کلام کو سنا بھی تھا محسوس بھی کیا تھا، جانا بھی تھا اور خود گنگنایا بھی تھا شعر و شاعری کا اعلیٰ ذوق قدرت کی جانب سے اسے ودیعت کیا گیا تھا۔ ذوق پاکیزہ تھا، ماحول مناسب تھا فکر اعلیٰ تھی، عقائد سنیت سے بھرپور تھے طبیعت اخاز چنانچہ زندگی کی محض ۱۴، ۱۵ بہاریں بھی مشکل سے نہ دیکھیں کہ نعتیہ شاعری کے میدان میں کامیاب ترین انداز میں طبع آزمائی کرنا شروع کر دی قلمی شناخت بلال رازؔ کی صورت میں پیدا کی تو تخلص رازؔ اپنایا۔ پرانا شہر بریلی کے محلہ کانکر ٹولہ میں اپنی زندگی گزارنے والا یہ ۲۷ سالہ وہ ابھرتا نوجوان نعت گو شاعر ہے کہ جس کی شاعری میں اصناف سخن میں بروئے کار لائے جانے والے اصول و ضوابط بھی ہیں اور محاسن و کمالات بھی، محسناتِ لفظیہ بھی ہیں تو محسناتِ معنوی بھی۔ لیکن اسکے ساتھ ان کی نعتیہ شاعری کا جو کمال ہے وہ یہ کہ ان کی ہر نعت اور نعت کے ہر شعر میں عقائد اہل سنت کے بھرپور جلوے دکھائی دیتے ہیں۔ وہ عقائد اہل سنت جو انہیں بریلی شریف کے سنی ماحول، اپنے گھریلو حالات اور اپنے سماج کے ذریعہ ملے تھے انکے روشن نقوش انکی شاعری میں بھی بحسن و کمال موجود ہیں۔ اس نوجوان شاعر کو جس استاد کی سرپرستی حاصل ہوئی وہ راقم کے دوست عالیجناب محترم اسرار نسیمی صاحب بریلوی ہیں۔ وہ خود ایک متصلب سنی اور خانقاہ رضویہ کے حاضر باشوں میں سے ہیں۔ انکی فکر بھی عالی ہے اور انکا کلام بھی۔ بلال رازؔ کی اسے خوش قسمتی ہی کہیے کہ انہیں جہاں محترم اسرار نسیمی صاحب کی علمی و ادبی سرپرستی حاصل ہوئی تو وہیں دوسری طرف انہیں ہمارے نہایت کرم فرما مشفق اور تحقیقی مزاج رکھنے والے ایک عظیم محقق عالیجناب ڈاکٹر محمد حسن قادری صاحب کی دعائیں بھی حاصل ہوئیں۔ موصوف ہمارے ڈاکٹر حسن قادری صاحب کے خواہر زادہ ہیں یہی وجہ ہے کہ بلال رازؔ صاحب کی نعتیہ شاعری عقائد اہلسنت کی آئینہ دار ہے بلال رازؔ کی پوری نعتیہ شاعری جہاں ادبی شہ پاروں سے جگمگا رہی ہے تو وہیں عشق نبی کا یہ بہترین استعارہ اور عقائد اہل سنت کی مکمل آئینہ دار بھی ہے۔ اللہ اللہ یہ عنفوانِ شباب اور یہ تخیل کی پرواز۔ اللہ رب العزت سلامت رکھے اور ان کے نعتیہ مجموعے ''ہو نگاہِ کرم'' کو شرفِ قبولیت عطا فرمائے۔

مفتی سلیم نوری بریلوی
(ایم۔اے۔عربی، فارسی، اردو)
گولڈ میڈلسٹ، استاذ جامعہ رضویہ منظر اسلام
درگاہ اعلیٰ حضرت محلہ سوداگران بریلی شریف یوپی، بھارت
مدیر اعزازی، ماہنامہ اعلیٰ حضرت بریلی شریف

EDUCATIONAL
PUBLISHING HOUSE
New Delhi , INDIA

ISBN 978-93-95400-04-6

www.ephbooks.com